

۱۳۶۵  
کشف  
۱۹۶۴

مِکَالِمَةُ الصِّدْقِ كَأَجْوَابِ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد ضامنی

شیخ الحدیث و العلوم ریسند

و صدر جمعیت علماء ہند

طابع و ناشر: محمد رفیع الدین ناسخ و نگر محمد علی ریسندلی

مطبعہ مولانا پرنسپل ڈگری کالج، ڈیڑھ گھنٹہ، کراچی۔

# کشف حقیقت

یعنی

## مکالمۃ الصدرین کا جواب

از حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب  
مدنی مدظلہ - صدر مجلیہ طائے ہند

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید  
المرسلین و آلہ وصحبہ اجمعین - اما بعد - پورے میں اقوام مملکت اور  
برفانیہ خصوصاً اپنے افراس و معاصد کے لئے خواہ وہ کسی قدر میں نہ موم اور مشنوم پر  
ہر قسم کے جائز اور ناجائز ذرا لے ان وسائل کو استعمال کرنا نہ صرف سہارا سمجھتی ہیں بلکہ  
صدر دی اور فرس خیال کرتی ہوتی مکتد آد کرتی رہتی ہیں - اس ماہ میں ہر قسم کی تڑپ  
اور عمل و فریب اور ہر ہر نوع کی منافقت اور بددعا کی کو انتہائی کمال اور سیاست شمار  
کرتی ہیں -

تہمت تراشی اور افتراء پر غازی اور دھوکائی اور بیگانہ بندی ان کے بیان اور  
کمال کی مقدس سیرت میں ہے جن کے لئے نہ صحافتی و نہ داریاں مانع بنتی ہیں - نہ لسانی  
اطلاق اور نہ ہی تعلیمات سزا دہکتی ہیں - یہی ان کا حسب امین اور متعدد نقلی سے اور  
یہی ان کا سیدار عروج ترقی سے بطور من ظاہر امن الحیلویۃ الدنیا و ہم عن  
الآخرۃ عہدنا فلون -

جس قدر بھی کوئی شخص ذمہ ٹیک اور ذمہ غلو سے وہی سب سے زیادہ پوسل اور صاحب کمال سواکی ہے۔ ان کو ان امور میں گونے بہتت حاصل کر کے میں نے زیادہ شرح ملاحظہ ہوئی ہے خاصہ مخلوق کی عظیم بہت اور ان کے احتیاجات اور تفریحات کی پمعاہ ہوتی ہے۔

ان کی گد شستہ کار بیع اور مذمومہ کے واقعات اس پر پوری طرح روشنی ڈالتے ہیں آفتاب قسمتی سے اور یہ ذمہ اور بیٹائی اوقام مٹوا اور جو ان ہندوستان خصوصاً ان کی اس طرف تہذیب سے متاثر ہو کر اسی طرز کو عمود سمجھتے اور اس پر عمل آد کرنا فرماتے ہیں۔

اور یہ زہران کے رنگ و جسم میں اس قدر سرایت کر گیا ہے کہ اپنے امور کی قیامت اور شامت میں ان کے ذہن و دماغ سے جاتی رہی اور کیوں ہو؟ جبکہ لارڈ میکالے نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہمارا مقصد ہندوستان میں ظلم سے ہے کہ "ایسے لوگ پیدا ہوں جو کہ رنگ انڈس کی حیثیت سے ہندوستانی ہوں اور دل و دماغ کی حیثیت سے انگریز ہوں" چنانچہ مسلم لیگ کے ممبران اور عام امتدادی لوگ ہیں جو اسی غمراہی میں گھا اور تہذیب سے سرشار اور اسی کے دلدادہ ہیں۔ ان کی نظر میں یہ ہی تعلیم اور عقائد اصول (حسب نصیحتات و نصیر) ایک زائمانہ فضول چیزیں کہ صرف شخصی استقامت کی چیز ہیں بلکہ وہ لگی ہے جسکو توئی خروج اور ترقی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ حسب قول ڈیوڈ ہوبسٹر "ہمارے اسکولوں اور کالجوں کا پڑھا جو کوئی نوجوان ہندو یا مسلمان ایسا نہیں جس سے بے یز کو کے مذہبی عقائد کو غلط سمجھتا نہ سمجھا ہو"۔

عوام کے اذہان پر ہاتھ ڈالنے کیلئے کسی کسی مذہب اور اس کی تعلیمات اور اسکے اصول اور اخلاق کو نہ کہ زبان و قلم پر گرہ پھا جانا ہے مگر ان کی زندگی اور حال اس سے کوسوں دور ہیں۔ وہ کون کیا ہستان بندہ یاں اور افزا پر داناں ہیں جو ان کے پالیسیوں اور عقائد میں اور ذمہ نہ پائی جاتی ہوں۔ اور وہ کون کیا بد تہذیبیاں اور بد مذہبیاں ہیں جن کے اصلاحیوں کو ان اور ان کے دشمنوں نے کرتی ہیں۔

ان کی تحریریں اور تقریریں اور ان کی زبان جو درج شب و روز اسی شرت کی طرح  
 عمل کا مظاہرہ کرنے رہتے ہیں اور وہ جانتی نظر اس کے پردہ میں اپنی افراس شخصیت کے لئے  
 اپنی ہی تمبیلاؤں سے بچ کر ہر سیدان میں نہ صرف وقفہ ہیں بلکہ نہایت تیرہی سے گامزن  
 نظر آتے ہیں۔ ان کو کوئی جھگ ان کا دل بہ اسلانی اور وہ رخ پانی سے اس سیدان میں  
 مارچ کرنے سے فارغ اور اساتع نہیں ہوتی اور ان حالت لوگوں کی بگڑیاں اچھلت اور اسے  
 غیر ہم خیالوں کو ذلیل و خوار کرتا ان پر نہیں رکھ کر عوام کو ان سے متفرج بنا تا اور غیر ہمتی  
 چیزوں کو جان بوجھ کر ان کی طرف منسوب کر ان کا محبوب مشنگ ہے۔

یورپ کا مشہور عقائد تہوت برابر ہوتے رہا اور کھراس کی تصدیق کرنا اسے  
 پیدا چاہی یا نیکنے ان کا تیرا ہو گیا ہے۔ وہ جہت اور اثر اور ہدایتی اس تصدیق  
 اور جہات سے عمل کرتے رہے ہیں کی ان اس کی واقعیت میں کوئی شبہ نہ تھی نہ  
 کہ ترینا اور ذرہ کو پیاڑ کہدینا تو برا سے زمانہ کے جہوں کا کام تھا ان مغرب زور  
 حضرات کے بیان سے پر کا تیرا اور مغرب زور کے پہاڑوں کی گلیں منہ مو کا شیوہ ہو گیا ہے۔  
**مکالمۃ الصدورین** اس قسم کی مغرب اور اکاذیب اور اسے ہماری نظروں سے

کہہ فی رہی ہیں۔ مگر ہم سے پیشان کی ترویج اور غلطی سے تصدیق سے اجراض کرنا اور اپنے  
 اوقات کو اس میں ضائع کرنا ہی تھا مغرب کی کہا۔ اسی ضمن میں ہمارے دوستوں نے ہم کو  
 عمارت مکالمۃ الصدورین کی طرف متوجہ کیا۔ جس میں کذب و افتراء کو ذی فوٹو اسلانی ہو  
 بہر کیا ہے کہ تا وقتہ آدمی اس کو واقعیت کا جامہ پہنانے میں ذرا اپنی توقف نہ کرے گا۔ چونکہ  
 اس کی نسبت طرز پر لانا تیرا احمد صاحب تھانی کی طرف کی گئی ہے اس لئے اس سے لڑنا  
 کو بہت سے شبہات اور عقبات پیدا ہوئے اور وہ ہماری طرف رجوع ہونے سے دیکھنے سے  
 معلوم ہوا کہ لا شبہ اس میں اس قدر اکاذیب اور غلط بیانیوں ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہماری  
 ہمت کی کوئی استہزاء ہی اور غیر انہوں اس کا قصد و ناکالیدہ ہوں پڑھنے کے اور کوئی

چادر کا شکر آ گیا۔ ہم سہ جا کر میں طرح ہم سالہا سال سے لگی یادہ تو یوں اور انگریزوں اور  
 کا جو اب سکوت و حشم پوشی سے دیتے۔ بے ہوا اس سے بھی سکوت اور خاصہ لگی ہے زمین  
 مگر حضرت مولانا موصوف کی طرف نسبت ہونے سے لوگوں کے صلوات بعد از موت  
 ہونے سے وہ ہم سے متاثر ہے اور کہتا ہے اب سوال کیا گیا۔ ہم کو بھی حکم موصوف کی طرف  
 اور یہ مقامی جسکے شانے کی ان کے اندم ناچو فروش خود غرض دستوں نے قسم کھا کر  
 اس میں قلم اٹھائے اور اظہارِ عقیدت سے اٹھ ہوئی رہی۔ مگر سب ہم کو مسلم ہو کر  
 مولانا سے کوئی دوستوں سے اس قدر محو ہو رہے ہیں کہ ابھی تک وہاں میں برابر اس  
 عموماً وہاں دفریب پر لگا کر رہے اور لوگوں کے اس کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہوئے ساتھ  
 تک کا اعلان کرتے ہیں تو ضروری معلوم ہو کر مختصر طور پر اس سال کی حقیقت کو واضح کر دی  
 ہمارے لئے حضرت مولانا کی ناکسرا ہی اور یہ سہ ماہی ہوئی۔ یہی اور قلم اٹھانے سے ہم  
 چھٹنے سے کہہ کر ہم نہیں جانتے کہ اے مولانا کے وقار کو کسی دور میں بھی نہیں  
 مولانا کی عزت اور وقار کو نہیں اٹھانے کی رات اور دن کا کہنے ہاے ننگ و حارس  
 گری کے دوست نادانوں سے ایسے مقام پر مولانا کو لاکھڑا کر دیا ہے کہ جس سے پہچان  
 کن نکل نہیں تو مشکل ضرور ہو گیا ہے۔

تو مجھ سے قتلوا ایمم اسلی  
 ذلک عنفوت لا عنفون جلالاً  
 ذلک اذہبت بعیبہنی سہی  
 ولان کے حوت لا وہن عظمی

انہوں سے کہ مولانا موصوف ان عیاروں اور حقائق سے باطل خائل ہو گئے ہیں جو  
 کہ اس رسالہ کی ترتیب و تہذیب میں لکھی گئی ہیں اور جو کام کو دھوکہ دے اور بتاتا  
 پروردگار نے میں صرف لکھی ہیں اور ہر ماہ میں اس قابل ہیں کہ جن کو حضرت ابراہیم کیا ہے  
 حضرت مولانا شہیر احمد صاحب عفاقی بہت بڑی شخصیت کے مالک اور مہر عام  
 ہیں مگر اسی کے ساتھ ساتھ مولانا موصوف میں بعض کمزوریوں بھی ہیں۔ مثلاً مولانا کے



اور دارالعلوم میں ایسے خود مدرس اور فتنہ جو افراد جمع ہو جاتے ہیں جو سولانہ کی مخالفت و سخت  
 کرنا کہ جاکر انہی کو لکھا من اللہ صیہین کا سرور بند کرنے پہنے نہیں کھل کر سولانہ کا سرور  
 کر لین چاہیں تو سولانہ کو صوف کا مزاج یا ساقی اس کو قبول کر لیتا ہے بس اس فریب میں  
 سولانہ بیٹھ ایسے شکار ہو جاتے ہیں کہ نہ کہہ سکتے والی باتوں کے ارتکاب میں بھی کچھ نہیں  
 نہیں فرماتے اور پھر اپنی اس پیشانی پر سولانہ کو استغناء کی جھجکتی ہے کہ گویا وہ سرور ہو گئے  
 ہیں اور اسنے وہ صرف آگے آئے اسے تباہ مشورہ سے ہی بے نیاز نہیں ہو جاتے بلکہ اپنے  
 حقیقی مقام کو بھی بھلا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے واقعات اور پیش آچکے ہیں جن سے سولانہ  
 کو صوف کے نیاز مند اور شخص و درست بخوبی واقف ہیں اور جن میں سے متعدد امر کی طرف  
 حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے خطبہ سمدارت میں نو میں اشارہ فرمایا ہے۔

### اصل واقعہ کا تذکرہ

واقفانہ ذی الخیر میں حضرت مولانا حافظ الرحمن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء ہند اور  
 مولانا عبد الحنان صاحب کسی مزدورت سے دیوبند حاضر ہوئے تو اس نیا سند کی بنا پر  
 جو کہ ہر دو حضرات کو مولانا نے صوف سے پیٹے سے ملی آتی ہے حاضر خدمت ہوئے۔  
 یہ وہ وقت ہے جبکہ مولانا کو صوف کے سخن و بیانیوں میں شائخ اور شاگرد مولانا  
 جمعیت علماء اسلام کے اہلاس کلکتہ میں اپنا خقبہ چھپکا اس میں قائمہ شرکت فرمائی ہے اور ان  
 جمعیت مذکورہ کی خواہش ہے کہ مولانا مستقل صدر اس جمعیت کے ہو جائیں۔ مولانا کا اصرار  
 صاحب سے بود بوقت وقت کوئی مصلحت نظر میں حاضر ہو کر فی سبب شکر کہ عرض کیا کہ  
 میں اپنے ویرانہ نطقات کی بنا پر جا رہا ہوں کہ آفتاب کی خدمت میں ان مسائل کے سخن  
 کچھ خدمت شست نہیں کر کے تباہ و خیالات کروں اور لگی پریس کی اشاعت کے جو کچھ  
 پیدا کر رکھی ہے اس کی حقیقت سے مطلع کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔  
 مولانا نے کشادہ و بیانی سے اسکو قبول فرمایا اور اس لشکر ان وجہ کے کچھ ہی بعد

انہوں نے ایک جمعیتہ دہلی سے مولانا کی خدمت میں بھیجا جس میں مولانا مفتی عتیق عتیق صاحب اور بعض دیگر اجاب کی فاضل کی بھی دستاویز پیش کرتے ہوئے ان حضرات کی آمد کی خبر دی تھی۔

چونکہ راقم الحروف جمعیتہ علماء ہند کا ایک خادم ہے اسلئے کایکان جمیہ برکت حضرت کبھی کہہ کر دہلی جاتے ہیں اور کبھی وہ بند میں میرے مکان پر تشریف لاکر ضروریات و تعمیر میں تذکرہ اور مشورہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ان فرہم وقتہ میں حضرت مولانا مفتی کماست صاحب مولانا احمد سعید صاحب مولانا محمد اعجاز الرحمن صاحب مولانا عبد العظیم صاحب مولانا عبد الفتاح صاحب کو میں نے دعوت دی کہ ہندوستان اور ہندوستان کے تعلق مشورہ کرنا ہے۔ پھر دہلی فرما کر خانہ اولت پر پیرا تشریف لائے۔ حضرت مولانا مفتی مولانا عبد العظیم صاحب اور جب اس وقت حضور پر گنگوڑے کا رہنا ہوئے تو مولانا مفتی صاحب سے کہا کہ مجھ کو اور مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب اور مولانا عبد اعجاز الرحمن صاحب کو جو کہ حضرت مولانا شہیر احمد صاحب جمعیتہ علماء اسلام سے تعلق اور بعض غلط فہمیوں سے تعلق لگنا کرتی ہے تو میں نے جمعیتہ کی اس سینڈ کے موقع کو مناسب سمجھ کر مولانا محرم کی خدمت میں یہ اطلاع دی ہے میری خواہش یہ ہے کہ آپ پر لگناں و کام بھی مولانا سے عذرت فرمائیں۔ مولانا کی بیماری کے سلسلہ میں عیادت بھی پہنچائی اور جاری عرض ہو رہی تھی سب کی موجودگی میں جو بائیں یہ سن کر حضرت علامہ مفتی کفایت الرحمن صاحب اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب اور راقم الحروف نے فائدہ پیشانی سے اس کو قبول فرمایا۔

چنانچہ سب حضرات مع راقم الحروف مولانا کے دو خانہ پر حاضر ہوئے۔ مولانا نے مولانا سے مذکورہ تمام کا ساظرہ اور مجاہدہ منظور و مذاہن پر مجھ کر کے بتیال بنائے گا، اور تھا۔ مولانا نے ہمارے یہ کچھ پر دوسرے حضرات سے مکان کو خالی کر کے اور بیرونی دروازہ بند کرنا کے ہنگامی کا شرف عطا فرمایا۔ اور میان گنگوڑ میں جبکہ صاحبان میرا

مولانا کے پاس باہر سے تشریف لائے اور میری دعا اور کھٹکٹا یا تو مولا سے ان کو روانہ  
کھلو کرانہ داخل کر کے بالاخانہ پر بھیجا اور خصوصاً طور پر حاجت سے گفتگو فرماتے رہے۔

مولانا کے اس طرز عمل سے ہم لوگوں پر یہ بخوبی واضح کر دیا کہ مولانا نے صرف اس

حقیقت کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ ہمارے یہ مجلس محفل ایک نئی مجلس ہے جو باہمی

تعلقات کے زیر اثر جوڑ چوٹی ہے اس کا ہلک یا برس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہر حال

نہایت غلو میں اور محبت کے ساتھ تمام گفتگو جاری رہی۔ اس مجلس میں نہ مسطورہ بالا حضرات

کے علاوہ کوئی غیر شخص سوجھ بوجھ اور گفتگو نہیں ہوتی اور کچھ صدی کی گفتگو کے بعد جمعہ واپس چلا۔

مولانا نے موصوف کے خصوصاً تیار مند مولانا صاحب الرحمن صاحب اور مولانا فلسفی

عقلمند صاحب مسائل حاضرہ پر بیٹانا سے زیادہ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ وہ بیان

پر کبھی کبھی مولانا احمد سید صاحب وغیرہ سے بھی بحث لیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس گفتگو

میں مختلف امور کا تذکرہ آیا مگر نہایت عمدہ بیانی کے ساتھ۔ باتیں ہوتی رہیں جن میں

کوئی سا طرازی طرز قیاد اثر ڈالنے اور ہائے کا کوئی پہلو تھا۔ نہ کسی ادب و احترام میں کوئی توجہ

تھی۔ تمام طریقہ احباب کی داستان اور خصوصاً گفتگو کا تھا اور ہر امر میں پدائیر بیٹا بھائی کی

شان تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس تمام گفتگو یا اس کے کچھ حصہ کو جمعیت کے کسی رکن سے نہ کسی

انتظار رہا۔ یا اشتہار میں شائع کیا نہ دوسرے احباب سے تذکرہ کیا۔ مگر خود طرز بیان

لوگوں سے نہ محض مولانا کو کہا گیا اور کسی قسم کا رد و پیشہ کیا گیا۔ کچھ حصہ بعد یہ زمانہ نکالنے

السدین شائع کر دیا گیا۔ حیرتوں نہ فریبیوں کے استحقاق سے نہ فریبی ثانی (ار ایک جمعیت کو کوئی

خبر دی گئی نہ ان میں سے کسی سے تصدیق کرائی گئی۔ خود مولانا موصوف کے دستخط بھی نہیں اپنے

سووی ظاہر صاحب کے دستخط ہیں مولانا صاحب کو موجود تک نہ گئے۔ خود مولانا صاحب سے

آخر میں یہ عنوان "مزدوری گنہگار" فرماتے ہیں اور

"جو حکام اور پورے سماج میں سب اجزا کو اپنے کوئی ایک کا وہی ہوتا ہے"



گیا ہے کہ جو اہانتا ہے: ترتیب کلام میں تقصیر و کوتاہی ہو سکتی ہے: کیونکہ

جس وقت مکالمہ ہو، ہاتھ بروقت منقبض نہیں ہوا

لیکن گفتگو کا مقصد اور ضروری اہم باب جہاں تک ممکن تھا لیا گیا تھا

عنائی نے جس طرح گفتگو لکھ فرمائی اسی طرح لکھنے کی گئی اور مزید

استیصال پر لکھی کہ مسودہ ہاں فساد کے حضرت علامہ کو دکھایا گیا حضرت

علامہ نے کہیں کہیں اس میں ترمیم و اصلاح بھی فرمائی۔ لہذا یہ نکال کر حضرت

علامہ کا مسودہ مکالمہ ہے جو عرض آقا و اعرام شائع کیا جا رہا ہے ۵

غیر ابتدا میں صفحہ ۳ پر بیٹوں "پیش لفظ" فرماتے ہیں:

"حضرت علامہ عنائی اور وہ عجیبہ ظاہر کے درمیان گفت و شنید کو حضرت

نے جمعیت کیا اور جہاں دعوت کی ضرورت تھی وہاں تو سینہ میں عبادت

کا اضافہ کر دیا تاکہ مکالمہ کی اصل عبارت میں امتیاز ہے۔ حضرت نے مزید استیصال

پر لکھی کہ حضرت علامہ عنائی کو یہ تمام نکال کر لکھنے کے حوالہ فرمایا دکھلایا اور

حضرت مسودہ سے جہاں جہاں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت تھی وہ فرمادینے

اب یہ ایک درست ہے کہ مکالمہ حضرت علامہ شہید اور عنائی کا مسودہ ہے

مذکورہ بالا چودھارہوں سے صاف ظاہر ہے کہ مکالمہ مذکورہ مولوی طاہر صاحب ہی کا اثر تھا

اور ان چودھارہوں کے فہم و خیالات کا نتیجہ ہے اور ۱۰-۱۱ کی گفتگو کو صرف ان خیالات و افکار کا حسیل

بتایا گیا اور اسی کے نتیجہ سے ۱۱ اور ۱۰ کتب و اوراق کا مجموعہ ہے

مولانا طاہر صاحب بیگ کے خصوصی دورہ اور حیدرآباد میں ان تمام خصوصیتوں

اور کلمات کے ملک جس پر کہ ملی حضرات کے حوالہ فرماتے ہیں۔ ان کو فہم پر لکھتا ہے میں ہی

و خصوصاً مہارت حاصل ہے جو کہ بڑے سے بڑے گزشتہ ہاں فرمائی گئی کو بھی حاصل نہیں

کر سکتا ہے اس وقت مولانا نے عنائی کے دست و بازو دیکھے ہونے میں گریہ تک جم کالم ہے

وہ اس سے پہلے اپنی ناقی اطراف کے پیش نظر مولانا کے بدترین دشمن تھے اور مولانا کو صرف  
 کی ذات کو اسی طرح ہر طرف میں شیعہ بنانے کے لیے وہیں میں طرح جمیہہ علماء کا کون سا ہے  
 تیر و شتر کا شکار ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ کسی اور اعلیٰ مقاصد کے باعث دور کن رہا  
 کے ذریعہ یہ آج مولانا کے جیڑا ان ہی کو لڑا رہا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا مال پر تمام تحریریں  
 پر کے مزارعہ و خیالات کا آئینہ ہے اور مولانا شہیر احمد صاحب کی طرف منسوب کر کے  
 مولانا سے جو صرف اپنا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔

گرد آفتاب میں یہ تمام تحریریں مولانا شہیر احمد صاحب کی مصدقہ تھی تو مولانا نے اس پر  
 ہر سطور کیوں نہ تباہ اسے اگر اس سے صاحب وقت اور واقعت کسی تو قبل منشا صحت جمیہہ کہ کھلیا  
 کیوں نہیں گیا ان سے دستبرد لی نہیں کرانے گئے۔ کیا اس وقت اسلامی دنیا سے جو یہ  
 فرقیوں کے صحیح نکالنے پر وقت ہو سکتی ہے کیا دنیا کا قانون اور مہذب اقوام کا قانون یہی  
 ہے۔ کیا یہ ایسا ہی نہیں ہے کہ پلینڈ اس سے صریحاً ہر جائز سے ناجائز کا۔ اور  
 صرف کچھ ہنگامہ عرض اور اویب ہی ہے۔ جب سے کہ خود عرض ہے کہ اس قسم کی  
 جائز نہیں سمجھتا اور وہ انھوں نے باوجود سماعتوں کی ہر سطور تک میں ہر تحریر پر ہر دو کے  
 دستخطوں یا کم از کم اجازت اور علم کے نہ شائع کرنا جائز سمجھتا ہے۔ یہ قابل اہلیا جانتا  
 ہے۔ یہ خصوصاً ہمہ اور تہائی اور بد کردہ ہوتی ہوں۔ اس لئے یہاں تک کہ یہاں تک  
 اگر وہی صاحب صاحب سے اس وقت ہوتی ہے جاہل ہمارے کی جی جی تو حضرت مولانا شہیر احمد  
 سے کیوں اس خلاف دیانت و اخلاق پھر کی مناسبت کی اجازت دی

بالخصوص جبکہ اس کو "سکاٹر الصمدین" کا لقب دیا گیا تھا تو کم از کم اس کو صمد  
 جمیہہ ختم ہند کے علم اور مستند سے نوسازی ہر حاضر و مل تھا۔

پس اہل فہم اس سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے۔

سے خودی بے سبب نہیں ثابت کیجھ تو سہا جس کی ہر دواری ہے

پھر یہ بھی قسم رستہ کے کہ اس میں قصہ عظیم کا حقیقہ  
 ہوئی ہے اور یہ بھی قسم رستہ کے کہ اس میں کچھ نہیں  
 رہ گئے ہیں اور یہ بھی قسم رستہ کے کہ ہر طرف غلطی اور کذب ہے اس کا منکار  
 کا ہے، ظہیر عورتوں میں ہر جگہ ہر طرف ہر طرف کورہ مالکے کا ہے کہ اس پر  
 حلال ہے اور یہ بھی قسم رستہ کے کہ ہر طرف غلطی اور کذب ہے اس کا منکار  
 کون میں اور جنوں سے غلطی اور کذب ہے اس کا منکار ہے اس میں سے  
 دماغ و سال ہر جگہ رہی ہوگی یہ یہ بھی قسم رستہ کے کہ ہر طرف غلطی اور کذب ہے  
 کے پاس میں اور ہر طرف غلطی اور کذب ہے اس کا منکار ہے اس میں سے  
 حضورؐ پروردگار ہے۔

”وَمَا كُنَّا بِأَعْيُنِنَا قَوْمَ ثَمُودَ إِذْ تَخَذُوا مِيثَاقًا بِنُوحٍ  
 كُفَّوْا عَنْ مِيثَاقِ اللَّهِ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً  
 مِمَّا كَانُوا يَكْفُرُونَ“

اور یہ قول لاکھوں بار ہے۔ اس میں ہے کہ جو قسم ہے اس میں سے  
 حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے لے کر ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 بھی ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 اس کا منکار ہے اس میں سے ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 کیا رہ گیا ہے اس میں سے ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف

اس میں سے ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف  
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف ہر طرف



سب لہجہ ذکر کیا گیا ہے مگر یہ حد تک پہنچنے کے بعد ہے کہ علامہ مکتبہ اہل بیت اور ذکر مکتبہ اہل بیت اور لہجہ روم سے پہنچی ہے۔ جن کی صورت محمد علی بیگ سے اور علامہ تاشہ یہ کہ سوری طاہر صاحب نے حضرت علامہ کی تقریر کو کئی مہینے تک لکھ لکھ کر لیا اور مولانا کے حافظوں کو اس کے بارے میں اپنے حواص کے مطابق اس کو ترتیب دے کر پیش کیا ہے جو کسی صاحبِ دولت کے سر پر کھڑے مکتبہ اہل بیت کے لئے کھلائے گئے اور وہی ثانی یہ ہے جس سے کے اسے۔

کہ سے بڑھ کر میں میں وہی لہجہ یہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام مکتبہ اہل بیت لکھا گیا جس کو دیکھ کر پھر محسوس ہو سکے کہ یہ لہجہ ہے۔ اس میں تمام لفظ ہر دو جیسوں کے دہرائے گئے ہیں۔ حضرت علامہ عثمانی صمد علیہ السلام اور مسیحی جو صمد حمیہ علیہ السلام کی ڈیکٹیائی ہے اور پورے مکتبہ اہل بیت کی شگفت اور اس کے باہر ہو جانے سے اس کے حواص کے اوقات پر نہ گئی دہرائی ہے۔ علامہ اس میں حواص کی لکھائی میں تو اس کا نام ہے۔ دیکھو مکتبہ

مکتبہ اہل بیت میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے لکھی ہوئی ہے جو تقریباً دس ہندو صفت کے بارے میں ہے۔

صورت پر لکھی ہے

مکتبہ اہل بیت میں مولانا حسین احمد صاحب نے اپنی طبیعت کے بارے میں کام کا ایک حصوں نکال کر تقریباً نو دس صفحہ لکھا ہے۔

انظر علیہ فرمایا کہ ساتویں گھنٹہ کی نشست میں جس شخص کا حصہ عرب میں پندرہ صفحہ لکھی گئی ہے اور اس کی طرف سے لکھ لکھ کر دیکھا اور وہی حصہ مکتبہ اہل بیت میں دھوکہ دہی اور انہما پر جاری ہیں لکھا گیا ہے۔

پھر کہ حضرت مولانا عثمانی صاحب اس وقت تک صدر مکتبہ اہل بیت مولانا حسین احمد صاحب نے لکھی ہے کہ تقریباً دس ہندو صفت کے بارے میں ہے۔



علامہ عثمانی نے فرمایا کہ میں نے ابھی حدیث کے قیوں اور مضمونوں  
کی نسبت کون سا بلا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ لیکن کل کے لئے کچھ نہیں کہہ  
سکتا کہ کہا کروں گا۔ رنوٹ۔ لیکن اس کے بعد علامہ عثمانی نے کئی سو  
حجیہ احادیث اسلام کے ناظم کے نام کے جو اس میں وہاں سے مدد  
کی سطر کا ۲۲ بار دہرایا ہے۔ سطر نمبر " مرتب

پھر اس وقت کی گفتگو کو مکالمۃ المصدرین نامی کس طرح دو متقارن کہا جا سکتا  
ہے۔ پھر اس وقت سے اس وقت کے مسلمانوں کو عمل قریب میں ڈالنے کے عیب  
عجب بہتر صہارہ رہا ہے۔ اگرچہ یہ وہی رہ گئی ہیں یہ وہی وہی کون باور آتے  
ہیں ہے۔ لیکن مولیٰ قادر ہے کہ کئی فی الاسلام لکھ یہ موصوفت سے اس وقت کا  
میں ہے اگر یہ اس وقت اور حقیقت بڑی بڑی ہوئی تو جہاں سے خاک یہاں تک کہ یہاں  
اس سے سکا رہے۔ حدیث علامہ عثمانی کا نام ہونا مگر یہ کیا جاتا  
تو یہ اس طرح ہوتی جو اس جہاں سے لکھ کا اسے دن کا اور یہ کار ہے

### مکالمۃ المصدرین کا پہلا کھلا ہوا چھوٹ

اس وقت تو اس وقت میں کا سلسلہ امور ہے کہ اگر کسی دستاویز کو اس وقت اور  
ایک صورت میں بھی طو بر شاست ہو جائے تو وہی مشاویہ اور تمسک اور تمسک  
یافتہ اس وقت اور یہی جانی ہے اور اس وقت کو حقیقت اور جوہر اور  
دیکر اس وقت کے جس۔ یہی ہیں کہ صورت کا مطلق خوب ہی اس کا باعث ہوتا ہے  
بلکہ اگر اشتباہ بھی کسی مسک و حیرہ میں پڑ جاتا ہے تو نام مسک مشتبہ ہوتا ہے۔  
اس وقت مکالمۃ المصدرین میں پہلا کھلا ہوا ہے اور اس وقت کہ اس وقت کے  
اور یہ وقت ہے جس کی خبر دیکر نہ استعجاب اور راجح و قدح کی حدیث میں ہے  
حجیہ۔ مگر یہ وقت کے مطلق جہاں سے یا نہیں اور اس کا دور ہے جس کو مگر

بالکل اتر پڑی تھی۔ اس کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ بعد برصغیر آئے ہیں۔  
 "تپ تپ اپنے کا سو سے پہلے سے کہ میں سماںوں اور زمینوں  
 کھل کر ہی حکومت میں کیا تپ سب رہتا ہے تو تپ کے قاتلوں کی رو  
 سے مرکز میں چالیس سالوں میں گئے اور پھر میں پندرہ دن تک بیٹھ  
 میں وہ رتی تپتیں چلائی۔ اس طرح سے تپ کے قاتلوں کے  
 کافا سے چوبیسوں کی حد ساتھ بیسویں و سترہویں کی حد  
 چالیس بیسویں ہوئی۔"

یہ اب ٹھوٹ و پٹہ کے کاس کا ذکر ہے۔ یہی جس جمعیت اور مسلم مجلس  
 کے قاتلوں سے میں جو کہ ورکنگ کمیٹی ۱۹۳۴ء اور مسلم مجلس کے مجلس السنہ ۱۹۳۵ء  
 اب اس سالہ جمعیت میں سہ ماہیہ وجود میں آ گیا ہے۔ ۲۵ بیسویں سالوں  
 در ۲۵ ویں صدی میں دروں بیسویں انگلیش میں لکھیں وہ ۱۹۱۰ء ذکر میں جو  
 مسرتب سکا۔ قریب ہے میں اور کی بنا۔ یہ الزام ہے کہ میں کہ پاکستان  
 کافا قاتلوں کے قاتلوں سے بہتر ہے۔ جس سے ان "صحت علامت" کا  
 حقیقت درج ہے۔ دو جمعیتوں کی لاجوں کے ساتھ ان "صحت علامت" جمعیت کے قاتلوں  
 کی ذکر کیا گیا ہے۔

"اسلم لیگ کے پاکستانی قاتلوں تپ کے ہی بہت  
 علی انکس۔ لیگ کے ساتھ بیسویں سالوں اور چالیس بیسویں میں مسلم  
 یوں کے ساتھ تپ میں ہے کہ تپ کے قاتلوں کے قاتلوں  
 کو کیا حائرہ ہے۔ ہم گریس ٹونی صدی ہے جسے ہم کہیں گے  
 تو چالیس بیسویں کی حد میں ہے۔"





تسلیم کے بیٹے میں احمد و مسلم جو زمین فروز سے مہربان کو بولنے میں کھڑے ہو کر  
 کرنا چاہتے اسے تہذیب سے سماج قدیم کی نسبت مسلم اور غیر مسلم کے درمیان  
 ہو گئی اور موجودہ آدمی میں آپ کے زمانے کے مطابق ساتھ درجہ اولیٰ کی نسبت  
 ہو گئی مسلم اور ساتھ بھائی اور غیر مسلم چاروں بھائی ہو گئے۔ حالانکہ  
 صورت میں مسلمان و قدامتہ بھائی اور غیر مسلم میں بھائی ہو گئے ہیں۔

بھائی بھائی بھائی "اور جمعیت نظام کی نامی" دینا دہونا ہے۔

مختلفہ قسمی تمام مسلمانوں کو لایا گیا ہے اور مسلمانوں کو لایا گیا ہے۔  
 خلاصہ اس میں سوانح علیہ علیہ اور حضرت مولانا عثمانی کے درمیان پاکستان سے متعلق  
 احمد و شمار کا بیچارہ واقعہ کے خلاف احمد و شمار کے جان کیا گیا ہے مصنف نے کلچر احمدی  
 میں کہ "پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد سو سات سو ہے اور غیر مسلموں کی تعداد دس سو ہے"  
 بالکل ٹھیک اور حقیقت ہے اور اس قسم کے سیاسی مسائل سے ناواقفیت وہ جہاں تک دلیل  
 کے لئے ہی تھا وہاں ہی تھی کہ احمدیوں کی تعداد ہے بلکہ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کی تعداد  
 تفصیل اور مسلمانوں کے ساتھ موجود ہے سکھوں اور ہندوؤں کے اور مسلمانوں کی  
 آبادی اور مسلمانوں کی آبادی ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں  
 دس لاکھ ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں ۱۹۹۱ء میں

صوبہ	مسلم آبادی	غیر مسلم آبادی	مجموعہ آبادی
پنجاب	۲۲,۲۲,۲۲۲	۱۲,۲۲,۲۲۲	۳۴,۴۴,۴۴۴
مکمل	۲۲,۲۲,۲۲۲	۱۲,۲۲,۲۲۲	۳۴,۴۴,۴۴۴
سندھ	۲۲,۲۲,۲۲۲	۱۲,۲۲,۲۲۲	۳۴,۴۴,۴۴۴
سرحد	۲۲,۲۲,۲۲۲	۱۲,۲۲,۲۲۲	۳۴,۴۴,۴۴۴



صوبہ	مسلم آبادی	غیر مسلم آبادی	مجموعہ آبادی
پنجاب	۳۰,۳۸۰ لاکھ	۲۳,۶۰۰ ہزار	۵۳,۹۸۰ لاکھ
آسام	۳,۳۳,۳۳۰	۲۶,۸۳,۲۵۲ لاکھ	۳۰,۱۶۵,۵۸۲
میران	۱۰,۲۰۰	۵۴۶	۱۰,۷۴۶

یہی حدود برطانوی گنتی میں تھے حالیکہ ۱۱ دہائی میں ہمیں اپنی اپنی سرحدوں میں شائع کیے ہیں

اب غور کیجئے کہ تمام پاکستانی صوبوں کے مسلمانوں کے علاوہ چھ گروہ بھی ہیں جو تھے مگر نصف حکام سوسائٹ کی ذمہ داری سے کہ انہوں نے انکھ سے یہی اصل ڈالتا ہے مسلمانوں پاکستان کی چھ صوبوں میں کل حدود کا چھ گروہ یا اس سے لاکھ ایک چھ سو ساڑھے چالیس ہے جس کو دو گونی سے مرتب کر سوسائٹ کی ذمہ داری ہے جو چھ گروہوں کے بعد ان تمام صوبوں میں آگے آگے کی بلکہ تین چھ چھوٹی شہرتوں سے مگر نصف حکام میں گروہ سے بھی کم مانتا ہے۔ ان کی بلکہ دو یا اس سے کم ہر دو چھ یا لاکھ دو لاکھ نہیں مگر رتوں کا ہے سے نفیم انسانوں سے سوسائٹ میں کس قدر فرق ہے جو گلاٹا ہے۔

پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد ۵۵ کروڑ ہے اور غیر مسلم تقریباً ۵ کروڑ ہے جس میں مگر مرتب ممالک مسلمانوں کا حدود ستر فیصدی اور غیر مسلموں کا تیس فیصدی ہے۔

جس تفاوت و رکابت کا یہ ایک

اس کھلی چوٹی اور دشمنان اور دین دلیری یا مہارت و تادیب پر غصہ کی لہریں بھاننا اور حضرت علامہ کا مسکت و حقیقت پروردگار اب اللہ تعالیٰ کی راہوں کی سرنگی قائم رکھے مسلمانوں کو جو کہ بنا اور یہ کہتا ہے کہ یہ سب سے پہلے کہ

علامہ عثمانی کی سیاسی خطرات کم ہوں گی اور ہم اسے بیان کر دیں تو تعانت سے ظالم سے  
 موجود کی رائے کو متاثر کر دیں گے۔ تشریحی مینٹ سے گفتگو کو سلاہ۔ حقد الرحمن صاحب  
 پتہ ہی کہہ چکے تھے کہ سب پر ہم سب سے کیا حکمت کرتے ہیں اس معاملہ پر یہ جتنی بھی  
 دشمن ہوگی ہوگی کہ علامہ عثمانی کی خطرات مسترد ہجرت سے بنا رہیں اور سیاسی  
 عدالت بھی کچھ سے کم نہیں۔ یہ جتنی بھی ہے کہ علامہ عثمانی سے مستند کسان کو آج  
 گنہگار ہیں اس دراستے بنانے پر لوگ مسیحا ہی ہیں جس سے سزا کو بھگتتے ہیں اور وہ خود  
 بھی تہنیت مسند سے اس دور میں جس کرتے ہیں، ہتھیان جہادوں اور عثمانی ہے  
 اگر انہوں کو صحیحہ کے خارجہ لاکہ علم ہیں سب یا علم سے فروریہ دوسرے اس  
 میں تحریر سے پاکستان کے دینی حرکات سے وہ ملی پرائیڈ میں یکساں ہیں مسلم  
 اور غیر مسلم، تاہم عالم میں ہے یا نہ ہے وہ فروریہ دوسرے خطراتی سے ہے وہ  
 ان کی مسیحا سے ملی قایم دیکھتی ہے جو تہنیت سے دو طرفہ شمس سے  
 برسی خط اور سرساک کا، وہی کے بعد مرتبہ نکامہ دیکھتی ہے حقیقت لایوں اس قدر  
 کھل جاتا ہے کہ وہی بت مصلحہ، الاساس میں ان لوگوں کو دیا ہے وہی وہی اور وہی پر راکہ  
 تصدیق ہو اور جہاں سے وہی اور خالقہ ہو سوس سے بعد میں وہی نکامہ سلاہ  
 میں تہنیت پاکستانی کا سہانی کو وہی ہے جس سے حقیقت کا سہانی ہے  
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِرَاطَابِہٖ

ان سو کے وضع ہو جانے کے بعد تقریباً کالہ کے حامل اعتبار جوئے کا  
 کیا جھٹل جانا ہے اور ظاہر ہو جانا ہے کہ یہ سادہ اگر دیانت کا ظہور ہے اور اس  
 پر حقاہ ریاکتی ہے

یہ سب سے کہہ بنا بھی ماننا سب میں ہے کہ جو کہ حضرت مولانا امیر محمد  
 صاحب اور مولانا حقد الرحمن صاحب سے سال دوسرا ناروت دیکھتے





نے دھڑ سے مجھ کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ پس اگر میں سے کوئی دوسری ماہ اختیار  
 کرنا ہے تو آپ مجھے کیوں چاہتے ہیں؟ یہ تو آپ کے لئے  
 ایک جھوٹا ہونا ہے۔

چو کہ یہ گفتگو صاف ظاہر کی تھی کہ مولانا کا جدید فہم حصہ درجہ اول سے  
 ماہر اسی پر ہی ہے۔ اس لئے اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے مولانا صاحب صاحب  
 کچھ بولے۔

فرض مولانا صاحب صاحب سے میرا بھی انور میں رہے اور وہ اس درجہ  
 کیسے تشریح کیا ہے اس لئے ہے پھر یہ کہ قدر خط کا ان دنوں میں صاحب کا کلام ہی کیا  
 کیا گیا، اس لئے ان کو اس پر جواب دیا اور ایک دوسرے کے لئے یہ مضمون کو دور سے  
 دھبہ لگائے ہیں جس کے سبب سے وہ حصہ مولانا صاحب صاحب کا وہ نواسی کتاب کو نکالتے  
 انصاف کے لئے اور درجہ اول سے اس وقت تک کہ جہاں سے کسی بھی صاحب صاحب  
 کچھ بول رہے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا صاحب صاحب نے اس میں  
 اس صاحب صاحب کے بعد فرمایا ہے۔

لیکن حضرت اسی کتاب سے اس صاحب صاحب سے جو فرمایا ہے کہ یہ صاحب صاحب  
 دیکھا وہ تمام مجلس تکمیل میں ہو گیا، اس میں یہ صاحب صاحب نے بولے۔  
 ظاہر ہے کہ اس طویل مدت پر جو حیرت تھی۔ وہ محنت سے اس صاحب صاحب کو کیا  
 اس بار کتابت کی تھی اور اس لئے کہ یہ صاحب صاحب نے کہا کہ یہ صاحب صاحب نے فرمایا

یہ صحیح ہے کہ حضرت اسی صاحب صاحب سے اس گفتگو میں فقط حصہ میں یا اس میں صاحب صاحب  
 ظاہر ہے اس میں سے اس لئے حصہ میں بہت اٹلائی اس میں سے تشریح ہی میں سے اس لئے کہ صاحب صاحب  
 جب اس میں سے یہ دیکھ لے گا کہ اس کی روحانی شکایات اور وہ سبب معاملات سے متعلق وہی علم  
 حصہ پر ہی ہے اس میں وہ حصہ میں جو کہ وہی حصہ ہے اس لئے کہ اس میں سے اس لئے کہ اس میں سے



سے بھیا جا رہا ہے تو یہی ان صورتوں میں جو کہ نکالنے میں مذکور ہیں صحیح ہے جو اس کا  
ہیں چاہتے تھے۔

حساب کے متعلقہ حسابی برمی جو اور غیر صحیح نجات کو بلا تحقق مانا فنکار مراد ہو سکتا  
اس کی بجائے اس حد تک جاسے تو ایک مسلم اطمینان حادی مرکز مسان کو سکوت ہی سے کام لیتا  
مردی ہو گا۔ یہ واد اسمعوا اللعوا عشر صوا عنہ دونوں اعمال و لکھنا ہی انکم  
سلام علیکم (یعنی جاہلیوں دوسری جگہ سے) اور یہی لفظ ہے اگر اہل  
التیہ میں کرنا کہہ رہا ہو مسلم اطمینان مسان کے لئے ضروری ہو گا۔ اسے برہم سے اس  
کریچے ہیں یہ سسر پاکستان یہ کار و ما کی تقریر بالکل ملد حیاں اور تڑا ہوا ہی ہر  
سے تاہم معنی صاحب سے کسی سے اس سسر میں اس سے بہا ہو صورت معنی صاحب  
سے جو میں اپنی یہ گاہ مستان سے سب کس سے بید سہ ہے نار کا  
نظر رہنے صرف سلاک میں کاہ نہ ہا۔ اور اور ایک ہی دوستانہ کس کے جائز کو  
شستہ نام رہا سہ میں یہ یا مگر یہاں ہر سکا میں دوست مائی کے الہا پر وہی صورت  
ہو سکتے

حضرت محی صاحب مدظلہ سے تعلق میں اور یہ تھا صاحب صاحب صاحب صاحب صاحب  
والی تہذیب سے متعلق یا ان سہ سے سے دو اک عاموش۔ سہ ہیں اور ہنس ہی ہم  
صورت پر کسی نہ ان میں صاحب جیہ تو یہ ہر حال صورت معنی صاحب اور شاہ اور سہ ہیں  
شعبان ہر وہ کہ ہم اسووم ظہور و حرم اور ہر گاہ

حکام و مہر و سہا۔ میں اس سے پہلے ہی دیکھ لکھا ہوں اور ایک شخص صاحب صاحب  
میں دست لکھا ہوں میں صاحب نے لکل عاموش ہم دہیں پہلے ہی لکھ کر  
سے تقریر و مہر و سہا صاحب کی رہتی ہوئی ہیں سہ۔ اس میں لکھی گئی  
جس سے صاحب مدظلہ صاحب کی لکھی سہر میں لکھا اور صاحب میں لکھی ہیں لکھی

سینا میں کے مطالعہ حرم کی ہے مولانا محمد علی نے اُس کو مستحق بھی قرار دیا ہے  
 چون تاہم اہل اہل میں جنک لانا فریق ہی کو سمجھا کر کہ مولانا  
 خط میں صاحب کی تکیہ حق ایک بیان دستہ چکی ہیں ملاحظہ کر کے فریق  
 سے اہل کی صحیح لانا لانا میں ہے فریق ملاحظہ مولانا اہل فریق ملاحظہ  
 معلوم ہے ہو محمد کا ہایت اللہ

ملاحظہ فرمادیں اپنی مورخہ ۲۰۱۱ء

حضرت صاحب کو رب مابا سے ہوتی ہے کہ جو حضرت عثمان صاحب کے حکم میں  
 کے مولانا اہل اہل میں ہی کی تعریف میں ہایت درود لکھتے تھے کہ مولانا صاحب کے  
 تھا کہ "مستحابوں کے اطمینان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عداوت میں "چنانچہ یہ ملاحظہ  
 معیت کے یگانہ ہیں "جامعی ملاحظہ ہے وہ جب خلا سے صاحب کی طرف سے ہوتی ہے  
 صاحب کو صاحب کے اہل میں ہی ہے "تو ہی ہے "تو ہی ہے "تو ہی ہے "تو ہی ہے  
 صاحب میں کہ خط عمومی ملاحظہ فرمادیں یہ

ملاحظہ فرمادیں کہ حضرت عثمان صاحب کے لئے اس کے حضرت عثمان صاحب کا معیت  
 ظاہر سلام درمیان ہایت میں عدم تھا احمد برستی کی دوسرے میں ہے بلکہ اس  
 پر وہ سکھاری میں کون دوسرے کا نام لیا ہے - ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق شاعر کی  
 حقیقت کی صداقت کی ہے

ملاحظہ فرمادیں کہ احمد برستی اللہ داد درود ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق کی حقیقت  
 اور فائدہ بھی دوسرے کہ حضرت عثمان صاحب سے اس نکتہ کو دوسرے سے ثابت کرنے  
 وقت فریق تاقی کہ لکھا ہے اس کے دوسرے میں کوئی سکی اہل ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق کی حقیقت  
 شک میں کیا اہل فریق کہ خود لکھا ہے "ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق کی حقیقت  
 "ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق کہ خود لکھا ہے "ملاحظہ فرمادیں صاحب فریق کی حقیقت

مسئلہ میں ہے۔

آٹھ گنگو میں مولانا حسین احمد صاحب نے اپنی جیب سے دو تین کالم کا ایک  
 حصہ نکال کر پڑھا تو اس منٹ تک ٹھوس پتہ نہ پھلکا کہ انگریزوں کی خبر اور  
 اس کے پیش نظر تھیں جس سے ہندوستان کی سیاست ہو گئی کہ ہندو  
 حکومت کا یہ وہ دن کامل تھا اس وقت سے کہ انگریزوں کی پیش قدمی سے کہ  
 ہندوستان کو انھوں نے تسلیم کر دیا جس سے انہیں کسی کے کھانے کی اپنی کو کھانا  
 کام کرنا پڑا جس سے انگریزوں کو سامنے کی طرح تھی کہ مسلم لیگ کے جج  
 نظریہ پاکستان پیش کیا ہے وہ اس انگریزوں کے یہی ہے کہ مسلم لیگ انگریزوں  
 کے ساتھ ساتھ رہنے کی حاجت ہے۔

اس کا یہ ہے تو کھینچ لیں اس کا یہ تم چھوڑ دیا گیا کہ جب رقم انھوں نے حضرت تھانی  
 صاحب سے کاٹ لی ہو کر یہ حصوں سے اور حضرت تھانی یہ میں کہ قطعاً محکوم رہتا ہے  
 جو یہ محنت اور وہ اس کے انگریزوں کا کوئی بہت تو دینا چاہیے تھا۔ حکم وہ پاکستان  
 کی خبریں اسٹیٹ کی ایسا کی کہتے انگریزوں حکومت کے لئے اس کی ایجاد کیا ہوتا ہے۔

مکہ کے صدرین کے نام سے موسوم اس رسالہ کے یہ جو خط لکھتے وہ متر  
 کے چند سو سے لاکھوں سے بعد ہی مناسب سمجھے جس کے ان دنوں کاموں کی تقریر کو  
 اولاً انھوں نے اس کے پیش کر دیا۔ وہ جس کے کچھ جہازیں جاری ہیں یہ محرمہ راجست  
 ۱۹۵۰ء ۲۰۰۰ء میں صحت سے ہے۔

"ہم کو سفینہ چلانا پڑا اور اس سے حاصل اسٹیٹ جرائد سے یہ بات  
 کہی مسال سے اس سے ہڈے حاصل کرنا یہ کہ اس کی یہی قائم کی  
 ہے جو ہندوستان کے کافی مصادر تھیں۔ اس سے لے کر "سرس کا نام" ہیٹ  
 جڈ ویسٹ کار پر مشن منڈ سے ہندوستان کی اس ہوگا۔ جیشین اور دیگر









میں شکیں ہیں۔ یہی تھی اور یہی اہم ترین جویر تھی بلکہ ایک متحدہ و مفردہ راہ اور تہذیب  
 کی تہذیب تھی بلکہ اس میں برکتی و مرکزہ مدعوں کے سربراہ سے جو برکتی تھی اس میں سب  
 سے بڑے حصہ دار ہوا جس سے تمام ان کے بعد بلا تفریق و امتیاز تمام عالم اور زمین  
 کو شکیں فائز و شاکستہ و اعلیٰ جن میں شکیں تھی جس کے نتیجے میں جوہرے توہمہ آئے  
 وہوں کا سا کیا تھا۔ ہاں یہ سب نکال سکا یہ کیا کہ یہ تہذیبوں کے لئے جوہرے تھے  
 یہ نسل مطلقہ و مطلقہ و اصل سے جس کا تارہ و نسل گنگا، گل میں اور سب سے  
 سے ہے۔ یہی سے خلاف تہذیب کا نام ہے کہ لوگوں کو جوہرہ ہے۔

پھر پھر گنگا و یوگا میں تہذیبوں کے نام تھے جس میں کہ سب لوگ ملے جو طریقہ انسان  
 میں کیا ہے وہ اس میں اگر تہذیب ہی ہے۔ غلط ہے بلکہ اس سے دور ہے کہ ہے  
 کہ یہ پکسوں کا طہ و نوری کر اور کا نکال چاہے۔ صرف اس سے تہذیبوں کے لئے  
 یہ سب کی تہذیب سے ہے۔ اگر ہمارے اس کی کسی سب سے بھی سواری کوہ میں  
 رطوبت اور کجیوں میں تہذیبوں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 وہاں میں تہذیبوں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 پاکستان اگر اس کی کا ہے اور ہمارے اس۔ وہ ہیں۔ ان سے کا تہذیب  
 حاصل ہے۔ ہر تہذیب کا اس میں شکیں تہذیبوں کے لئے ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 کے لئے شکیں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 رطوبت میں تہذیبوں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی

مدیر کجور، سورہ ۹، چون تکلیف، از تہذیب، نسل شکیں تہذیب

موجودہ اور تہذیبوں میں تہذیبوں کے لئے ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 اور تہذیبوں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی  
 تہذیبوں کے لئے ہے۔ کہ غلط ہے۔ ہاں ہر تہذیب کی





ان حالات میں اگر ہم یہ کہیں کہ مسلم سرور سے قوم کیساتھ قوم کے حقوق کو ساتھ قوم کے مفاد کے ساتھ ہماری توہین کو دیکھ کر انقلاب ہے نہ ملے گا۔ یہ سچ ہے۔ مگر اس سے اس عمل کو کھلی ہونے والی قرار دینے کے سوا چار نہیں ہیں۔ ان کی پیشین گوئی ہے تو ہمیں یہ کہنا کہ اس تک ان پڑھ سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ سے عمل ہی ملے گا اور برائی سے جو سناک ٹھکانا تہ کا دورہ سے سے مسدود عمل کیسے ہے۔ خلاء جیسے نیک رحمت دارمان ہست و عا سے ہمیں لو کہ ہم ان کی حق خدمت کی جگہ سے ہر قوم کو محفوظ رکھے۔

مدیرہ مولانا محمد امجد علی صاحب

"مصر میں ایک مسلم سرور نے جو اس کو پورا پورا سے تیار کیا تھا اپنے سچ ثابت کر کے اس میں طسوع کی حاجت کو چھوڑ دیا۔ اس کو سب مند استیسا میں ملی یا میں سب سے گریہ جینا ان کے سچوں کے خود بخود سے پامال کر یا۔ انھوں نے صوبہ سرحد کو قسریاں کر دیا۔ صوبہ سرحد کے گے پر پھری جس سرور نے پچاس سالہ ظالموں کی آخرت قائم کر کے ان کی ہر ذلت یا العرصہ بھر حد آگاہہ خطاب سے جس کا فائدہ صرف ان جمعیت پسندیوں سے ملتا ہے۔ اس وقت سلاویہ و عفا نہیں ہو سکتی ہیں چیز حاصل ملتی۔"

نور انوار جماعت احمدیوں کا بیان ہے کہ ان کی جماعت حصول مطالبات میں بالکل ناگاہ ہے۔ لیکن اب سواہل یہ ہے کہ ان کی جماعت میں اس سے خود غرض اور خود پرست ہائندوں سے خود اپنے



لاکن ہیں اور اسی کے ٹکٹ پر پوہنی ہسپتال میں کامیاب ہوئے ہیں بلکہ یہاں تک  
اکشن میں شہرہ چھپرے میں نہیں کوئٹل کے مدرسے میں اور اس کے بعد  
دوسو روپیہ ٹیکس میں فرمایا

” ہم نے سلا کو دھوکہ دیا ہے، ہم نے سسٹنوں کو چھوڑ دیا  
سید احمد قسری کو دھوکہ دیا ہے، ہم نے پتے لیس نہ پورے  
کو دھوکہ دیا ہے، یہاں ہی وہ پاکستان کے جس کا قلعہ پہلی  
میں اٹھا یا گیا تھا

توئی آگ لکھنؤ میں صدر، جنوں لکھنؤ، ریبر عدوال

” جب بیگ نے کامیابیوں کو سرور کیہ حضرت کے کہ ہم  
اسلام کو

سی برڈیٹری اور ریلوے ہے

” یہ ہے سسٹنوں کی سہارا، یہی ہے سہارا ہی  
لاستقبال صرف سسٹنوں کے ہے جو خود نگہ رہے  
حکومتوں کو نہ پڑے، لفظ سسٹن کے در آئے گا کہ  
حکومتوں کی حتمی کے لفظ سسٹنوں کی سہارا ہے  
ہر ایک کا یہ طور سے نہیں ہے کہ وہ سہارا ہے

وہیں بیسٹن الصبا، سید الدھر

سین زوال شتم کی شتم خود علامہ اور آئندہ میں پندہ

ہر ایک کا یہ طور سے نہیں ہے کہ وہ سہارا ہے  
شتم کی شتم کی شتم ہے کہ وہ سہارا ہے  
سہارا اور علامہ شتم کی شتم ہے کہ وہ سہارا ہے  
سہارا ہے کہ جو شتم کی شتم ہے کہ وہ سہارا ہے  
سہارا ہے کہ جو شتم کی شتم ہے کہ وہ سہارا ہے





















میں حد تک محدود ہوں اگر پڑھنے کے لئے میں اور کس طرح غلط بیانی سے کام لیا گیا  
 اس انکشاف حقیقت کے لئے مجھ کو جس قدر علم و ہمتہ کے کسی رکن و قلم اٹھانا پڑا  
 پڑ گیا تاہم اس وقت فوری طور پر ایک ایسے وقت و جہان اور کہ یہ بیان کی رو پر  
 صورتی گھٹنا ہوں جس قدر وقت و استعداد نہ صرف ہے بعض تخلصین کے درمیان  
 معادہ۔ مگر ان التواں پر اُسے اور غلط بیانی میں ال۔ بعض و علم و کے  
 شہب زلمانی سنی یا لارڈ ٹی سب سے پورا سے جس علامتہ الحدیث کی  
 اس عمارت کی چاب ہے

وہ جس میں تین مولانا حضرت الرحمن ہے جسے پہلا مولانا یا اس میں  
 حضرت اللہ علیہ السلام کی سستی تفسیر ایک کو بھی بہت شگفتہ کی چاب کو  
 یاد دہانی رشیدہ اللہ عنہا سب یہ کچھ ایسے طوائف پھر بہت ہو گیا ۔

ان کے تفسیر کی حیثیت سے ہیں اس کا ایک ایک حرف نہ وہ جہان ہے  
 ایک سے کہ یہ کلمہ ہے جس کے لئے مولانا یا اس صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 نے یہ سستی کے ساتھ یہ کلمہ سستی رکھ دیا تھا اس کا علم ملک عرب و  
 سنی و اہل حق سے تھا اور وہ اس سے پہلے ہی کہ اسے سب پر باہر و فنی سمجھ  
 رہے تھے بعد سے خود نے یہ کلمہ لیا اسے عرب کی زبان سے لے کر تعلق رکھنے سے  
 ان تفسیروں کو بھی سمجھنا جس قدر سے ہم نے سب کو کہا اس کا سستی رہی تو جہت  
 علم و ہمت کے اور تقارکات کا کچھ بھی نہ تھا۔ عقوبت و رحمت رکھتے ہیں۔ سب  
 پر وہ نہیں کہ اس کا ہر قسم میں ہے۔ اس قدر کہ صحیح قرآن میں جس کی سب کتب میں  
 صحابی سے سات تو ہر نہ کے بعض چھوٹے، ویسے سے یہ قائم کی گئی ہے  
 اس میں سب میں میری گد اور شش و تریہ یہ ہیں سب میں میں میں مرتب کی  
 اس میں سب کے متعلق اس سے یادہ اور کتب کہ سب میں





نہج پر ہم کے خود کو دراپنی سعادت کہاں سے جدا کریں تو حضرت یہ چاہیں تو گھوڑے کے ہاتھ ہاتھ لاکر شمشیر آں!

دقتیہ، صدوہ انجمن سی سیست و نابو ہوئی، سو دہم دی رولن معاہدے نے حضرت ہی باقی رہا ہے دی حضرت مولانا محمدیہ رہا ب مرحوم کی موجودہ تو ایک تو اس سے بہت غرضہ بد معظ نام ہو آئی ہے سید الفون سے، تو اس کا ڈر بڑی حضرت بدو رخ گویا سکتا ہے!

تو حضرت والا غلطی صاحب کے علاوہ باحدث سینٹی و ہجو ہر بھریا مرید نکار و ہمداد مشہور ہے، کوہ مالک بغداد کی جہت تالیف السید زرارہ فر گھنکو۔ بجا و کہ کے تاج بردی آج کی ساری مولانا معظ الرحمن صاحب لوگ اور دروغا ظاہر سے رات کھنڈی۔

فلاحی، الاویۃ ۱۶۱، اللہ العبد، اللہ العبد، اللہ العبد سے عدم کو حضرت نہیں معلوم ہوتی، ہم حضرت مولانا صاحب کے ہر ہر جگہ جو ب اللہ و غیب ہر کہ ہوئی کریں! ہاں یہ جگہ تو جیسے ضرور ہے کہ آپ لکھتے ہیں

تغیر دانتہ یہ سے نام ہے کہ سب لوگ کا ایک مراد ہو یک  
پیشہ نام ہو چاہیے، و علیٰ غرض کہ اس کی پیشہ پناہی اور سکا

تک بعد و جہد ہی چاہیے!

کیا مولانا سے پوچھا جاسکتا ہے کہ یہ سب آج بہت بے بسیوں ہی ہو گئیں، نام  
سدا، قرینک حلاوت کے سیکر ہی ستر سے مشفقہ ہی اس پوری چھٹی  
مددی تک آپ کی بات و تو کسی کیوں میں، یا کیا سداوں کی تالیفیں صرف  
و مختلف ہیں، اس ہی بنا ہے، و غرض کہ اس سے جو تالیفیں ہی گئے اسباب  
دور، و یک پیشہ نام کا ملاز میں بڑا تھا، آپ اس غلام سے جو تیس سال  
بعد تک ایک دور لکھتے رہے، اور لکھتے تھے، جہد و سدا ہی جیسا تھا و ابتر رہتا

میں دیکھتے ہیں کہ اسلام میں پیغام پر پچھے سے نکل جانا اور دنیا کی صحابہ سے پہلے  
 نکلنا اس لئے کہ اس وقت تک ان عام اسلامی ضروریات تک موجود ہونے  
 کے وجود جس کے ہمیں جو ایک ایک کی کاپیت اس قدر سے ملتی ہے  
 مولانا آزاد سمجھتے ہیں کہ یہ جیسا کہ مولانا مفتی سید الرحمن صاحب اور پچھے  
 دہریوں کے فکروں سے ہے۔ یہ تو اب یہ معلوم ہے کہ نہ دین میں اس کے ایک  
 یہ ایک مولانا یہ مہم کو یہ جس کا مطور بالاسی دیکھتے ہیں اور اس میں  
 ایکس کے ہنگامہ کے وقت میں جتنی کسٹریج جس کو ہر ماہ سے ہے  
 مولانا آزاد سمجھتے ہیں کہ اس کے لئے مولانا مفتی صاحب مرحوم کے  
 عمل کو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 میں سمجھتے ہیں کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

دوسرے یہ کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

جو یہ ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے



سب باب جہا تک ملکر تھکے یا اگر سب

یہ سب مرتب صاحب اور غلام عثمانی صاحب کے جہاں اور وہ سے درجہ اول کے  
 تمام ہیں وہم مرتبہ ان کی تعداد ۱۰۰ ہے اپنے آپ کو قاضی یا تھے  
 تھے ملکہ مدوع صریح بھی نسبت دیتے ہیں۔  
 صفحہ ۱۰۰ میں انہما یا جہا نسبت۔

دو مولانا عثمانی صاحب مرتبہ یا کہ اس وقت عم کو یا کسمان کی اور کن  
 حکمت ہیں یہ بچتے جا بیٹے کہ سسٹا اور غیر مسلم آبادی میں کیا گیا  
 جہا مولانا حافظ الرحمن صاحب کی طرف سے کہا گیا کہ پاکستان میں  
 صدیقی تعداد مسلموں کی چھوڑ کر اور موگا اور طبر سسٹا میں رہ رہیں اور  
 یہ عدد نکل گیا ہے۔ ۱۰۰: ۱۰۰ کے ساتھ اس کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ جو مولانا  
 صاحب ۱۰۰ اور ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے ساتھ اس کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ جو مولانا  
 آبادی جس کے بعد اس کا شمار ہے اور اگر نسبت ۱۰۰: ۱۰۰ میں بڑا ڈیڑھ لاکھ ہیں اور  
 ہزار سات سو تراسی ہیں یعنی ۳۷۵۳ اور ۱۰۰ میں سسٹا کی تعداد  
 پانچ لاکھ ایک سو ۱۰۰ سے سات ہے یعنی ۱۰۰ اور ۱۰۰ اور ۱۰۰ اور ۱۰۰  
 مسطور کا عدد چھوڑ کر انہی لاکھ نہیں ہے اور یہ مسطور چھوڑ کر ۱۰۰ اور ۱۰۰  
 دیکھو مسطور ۱۰۰ اور ۱۰۰ میں نسبت ۱۰۰: ۱۰۰ ہے اور یہ مسطور چھوڑ کر ۱۰۰ اور ۱۰۰  
 مولانا حافظ الرحمن صاحب کی طرف سے کہا گیا کہ مولانا تو غلط ہی ہے جبکہ مسطور  
 پاکستان کی اصل آبادی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ مسطور کا ساتھ دینا اور  
 لفظ اور ماخذہ اور یک کے ساتھ ہے اور یہ تھا۔

مختصر مسطور مجموعہ میں ہے اور یہ کہ چھوڑ کر اس کو اور مسطور کے  
 رچوہ ہیں مگر اس عدد پر جو کہ مولانا حافظ الرحمن صاحب کی طرف سے مسطور کی





بھوٹ اور دروغ صریح میں اس سے تو جھگڑنا ہوا۔ اور اس سے اس پر کھڑا کرنا  
 ہے وہ بالکل ناپائیدار ہے۔

۲۔ سالانہ حضرت گلزار عثمانی کی ریز ہے بلکہ یہ تمام توں پر مشتمل ہے وہ تمام  
 کام چاہے وہ کواہی ایسی غلط باتوں سے ہمیشہ دھوکہ دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ  
 بولان کے عثمانی اور مرتد کاکلہ اس سے دھوکوں میں دوسرے لوگوں بھی  
 دھوکہ کھینچتے ہیں۔ بلکہ تو یہ دوسرے کو اسی سا یا اسی جس میں بولان عثمانی  
 مشہور کیا گیا۔ خود یہ عدد غلط میں تحقیق ہے۔ مگر چونکہ مقصود لوگوں کو فریب  
 میں مبتلا کرنا ہے۔ اور بات نہ مانگ کر اور اس پر عمل کرنا مقصود ہے۔  
 اس لئے اسی گھمٹے اور غلط عدد پر تمام یہاں اپنا بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

چونکہ کبیر جیہہ دیکھا، اسکا

خلاصہ یہ ہے۔ مجموعہ پاکستان میں ماہ ستمبر یا اکتوبر ۱۹۵۳ء ہے اور  
 مسلم باری خردیہ ۱۹۵۳ء ہے اور جو سہ ماہیہ کا یہ نام ہے وہ ستمبر ۱۹۵۳ء  
 تارکی بہت سارے عاری ہے رہ گھنٹے دھوکہ دیتے  
 غنہ ملے ہیں!

۳۔ خانانہ مجموعہ میں سارا وقت ستری ممدی اور قریب ہے۔

۴۔ صبا و صبا

۵۔ ناظرین کے ہیں کہ میں کہ وہ طور پر نہیں رہا اس دوران گوی گا کوئی ٹھکانے  
 اور اہلی عدد ہوتا ہے۔ بلکہ یہ ساری مسلمانوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے۔  
 بخود دوسری کے حوالہ کرنا۔ یا کہ اس پر یہ غور کرنا ہے کہ ہر جیسے اور صحیح میں  
 ہرگز صحیح لکھو۔ یہ یا کہ مسز کو فرمایا جاتا ہے۔

اور لوگوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دی جاتی ہے اور یہی جہاد ہے۔

اس لورٹی سٹل کی طرح اور اس میں مدح لکرنے میں ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔  
 اس کے بعد تب تک کہ وہ سب سے زیادہ سہمی بنا ہے۔

وہ صحبت مکارہ کا سنگت و حقیقت اور جواب اور وہ صحبت  
 الغسل کی لاتواں۔

مرد کا نام نہاد اور ہوسوایہم جو پستے اپنا جس سے مراد ہے

اگر کسی شخص نے یہ سب سنا اور سمجھا تو اس کا قدم قدم پر مہربانی  
 حضرت مولانا نے جس شخص سے یہ سنا ہے وہ اس کے ساتھ ساتھ  
 جو کسی پھر لکھنا اور نا اہلیت لکھنا ہے۔ اس کے سلسلے میں اس کا  
 جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
 جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ  
 جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

جو اس پر مہربانی اور حقائق اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

سب سے بڑا انگڑائی ہے یہی سولہویں صدی مسلمان اور عیسائی  
کی صدی عیسوی مسلم ہوں گے۔

ملاحظہ فرمائیے جو روح کو ہم بروئے توہ کا معاند ہے کہ حیدرہ کا قاری مولانا محمد سلیمان  
۱۸۴۰ء میں واپس آئے اور قاضیوں کا تھا سب سے گراؤ اور اس کے بدلے میں مسلمانوں کو ہٹانے  
کا مقصد تھا۔ پھر یہ امر کہ قاضیوں کے وہ کاموں کے  
چراغ سب کے سب کا فرہوں گے اس لئے وہ ہمیشہ سب کے ساتھ  
ہی رہیں گے اسد غیر مسلم مہاجر میں ساتھ ہو جائیں گے۔ اس لئے اس کا مقصد  
رہیئے اس تمام ہم کا دار و ممالک پر پتہ اور یہ سمجھنا کہ یہ ہونا چاہیے  
چاہیے میں کا شہرہ لاکھ ہتھل ہے جو پھر کہ قاضیوں کے میں رہنے کے  
جو کہ یہ ہیں۔ چھوٹے، درسیوں، منگھوں، عیسائیوں وغیرہ سب کے  
سے سب بندوں سے بھائیوں سے لکھی سسوں سے نہیں ہوں گے  
ولادہ جو نہیں کا عیسائی سسوں میں رہیں مسلمانوں کیسے  
لکھتے ہیں جنہی چلیں اس اتنی جاہد کے سے ایک اور فائدہ عظیم ہے مسلمانوں کے  
ساتھ چلی جو دینی کی طرف سے اور یہ ہیں عیسائیوں سے مسلمانوں کے  
تمام مطالبات ملو گت سے لکھی ہو رہیں گے۔ اب وہ قاضیوں سے  
مذہب و مسلمانوں سے تو ہم لکھوٹا تھا اور یہ ہیں ایوٹی  
حیثیت تمام مسلمانوں سے لکھی ہو رہی ہے، مسلمانوں کے  
نہ سیاسی حقیقتات بھی نکال سام سے ہیں جو دنیا و سب درہندہ  
نیمانی سسوں کا ہر ہر ہر ہے جسے وہ گریہ ہونا تو ہے مسلمانوں میں  
یہ سب عیسائیوں کے بھی ہو سکتی اور رہتی ہے۔

وہی حال ہے عیسائیوں سے شک ہو رہی ہے کہ یہ سب لکھی ہو رہی ہے۔













ہو یاں کو جس کی علمت و برہوتی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ بقرہ آیت ۱۷۷  
 میں فرماتا: قریب ہے کہ ان لوگوں اللہ دنیا آھوں ہی اللہ میں شامل ہو جائے  
 و توجہاً تمام یہاں نیست و ملوہ موجب ، اندر اھل حق کے نزدیک  
 ایک سماں کے قتل سے ہم :۔ مذہب ، وقت ، ملت میں ، کل امت میں  
 المسیرہ میں ۱۷۷۳ آیت و عرصہ توجہ ، مسلمانوں کی ، پیغمبر جو ، اس کا حوالہ  
 یا مال یا ، دو سے مسلمانوں کے ، یہ ، یا تہلی منصفیت میں ڈال  
 تاہو ، یہ ، یہ

مسلم لیگی سداوں کے علم غز کا ونا آئے دن ، یہی تعریروں اور غریبوں  
 میں روپا کرتے ہیں ، ان کو سالکیوں سے اراک ہن بر خود لھد علات پاکستان  
 سے روپا کرتے ہیں

گر پاکستانی و زہ لائیں ، ہونی مسلمانوں بلکہ مسلمانوں کی ہونی تو  
 اس کے دکر کے ساتھ ، صرف ہالی بھی خود ہری میں ہی ، یہاں تک کہ کے علات  
 ، وہی سید میں ، مال ہیں جس و تم آسودہ ، کہتے ہیں

اقلیت کے اصولوں میں سدا و جہازیں گے ، یہاں یہ سر باغ کہ سدا جہت  
 ان کا پاکستان میں جو ہے ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں جو ہے ، ان کے  
 مسلمانوں کے ساتھ ہیں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں  
 ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں  
 مسلمانوں کی اقلیت صرف باغ ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں  
 ہیں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں  
 یہی وہ ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں  
 نوکر اور ہاں اقلیت کو ہر گ ، اگر مجبور ہر کہتے ہیں ، ان کے ہاں یہاں ، ان کے ہاں

میں قیصر مسلم قریب مال تیار نہ تھے، ظلم و ستم اور جس لای پروہنگہ و پروہنگہ  
 کی ہیئت سے، ہریت مادہ ٹرگھی ہوئی تھی، سنی سنوٹوں میں نوس او جا تا اکثر  
 کہا ہی بگرہ ہی سنی ہی و شو اور جو حد تک و درپیشہ نظر و ہر گناہ کہیں جلدی کہتے ہی  
 تھا جو حد و درم ازلم ڈیا کاک و جیرو و نا کھوس نو ہمتہ سو، ہی - جیجا سولاف  
 مسلم اہلبیت سے صوبوں کے کہ مال مسلمہ قنیت تقریباً پانچویں صدی ہجری  
 دو ویں صدی قیسما در ریکم ریو سکی - حدت یوں صولت و اکثریت  
 کوئی حریج بھی نوس - کیت کی - اس کا واکت - مٹ - ڈیا کاک سپید  
 در سکھ اس کی اور ہر سب کم اور و بوجی علاوہ میں کہ کوس حدس ہر گناہ  
 یونی کاکٹر مسلم و درم در سب کے سب صوبوں مسلم سے یوں مہا کی احار سے  
 ہوں نادر یہ ہے - کوئی و سبب

یہاں یہ کہ سال رات و صوبوں میں غیر مسلم اکثریتوں نے قطعاً متاثر  
 حمل کے جو کہ وہ ری قنیت سے اس کے صوبوں میں طلب کریں گے کیونکہ  
 ری اقلیت کے ہی سے ہی تطرات در پیش حمل کے نوہ نہ ہو غیر مسلم گنہگار  
 صوبوں میں مسلم اہلبیت سے و در پیش ہیں

سزید سے زیادہ وقعت میں جتہ سو کہ با کسوں صوبوں میں مسلم ہی سوز  
 قنیت در سوز قبول اور نہ ماہد ہی ظہیم و قنیں مدار اھفقا محمد ہی ہوگا اور  
 ہر گناہ صوبوں مدجہ کا ہوگا، غلامت مسلموں سے ان کو ہی اقلیت سے صوبوں میں  
 جیت باد و عھدی شدید درم کو کی غیر مسلم پستان غلاموں میں جیت سبب  
 کا نام سے سب کر سکیگا مگر سبوں غیر مسلموں میں وہ دوسرے سبب سے  
 ہوگا جو ان کی ملیوں و درم صوبوں کے تباہت میں سماں در و بوقا عھد  
 سنی غیر مسلم سے کہ وہ اگر یہ کا جو تر بھی سے جتہ کے گناہ ہوں گا یہاں سے ہو گیا





اپنی آمدن اور مردم سواروں کی جنتیت سے۔۔۔ ساری رات کے  
بصدوم تہستے ہر راتوں اور کھینچنے والوں سارے وہاں سے  
صردار ہوں گے

دہریہ۔۔۔ عبور و رفتہ۔۔۔ نوٹ برائے خواجہ

اسی پر غصیلے۔۔۔ ۱۹۲۵ء میں لکھی گئی یہاں تک کہ ایک سال کا نڈا چھپا  
دیکھ کر سارے

دیوانہ یا ایک نڈا اورت وہ وہ راجہ کلاہ ملا توں رتھال پتر  
حصہ کی سے سدھ و طیر اور سال دسویں حصہ کھانے کے  
تعلیم کا اس کا ساری میں وہ سماں اور طیر سلوں کے  
صوبہ کے خاصہ مندوں سے کے ہاں تو دیکھی ہوں گے  
ہنگ آسار کی وہی نصیبیں دیکھا جسے مو شہدیم کے کاموں اور  
اصولت کے قبضہ میں ہر سہ جائیں گے

عقبتہ یا شالہ سے نڈا سلیم یکھ بیسانی کنگڑوں میں تری کینگڑے  
ہنگ سڈا سے متعلق ہی میں جا مشرئی یا زندگی یا کارٹ۔  
ہوں بلکہ سدھوں سے کھا جانے والے حالت ان جوت کے نصیبوں اور  
کام آجائے گا میں سلوں اور حصہ دیا جائے گا اور سلاوا  
اکھائی تھی جو۔۔۔

یہ یا سلاوا میں یا سلاوا میں یا سلاوا میں حکومت۔۔۔  
سے سدھوں کی پڑھنے سے جس فصل میں سے جو سٹی اور  
نقشہ دیکھیں کہ کسوں پر یا جا کھارے وہاں میں سے یا پھر آ کر یا  
ور میں کی یا سٹی اور پھر اس کے حقوق محفوظ ہیں



کرم و عدہ کفرانہ واحدیہ کے سبب شیخ باہی نہیں گئے حالانکہ تادمہ  
 سے ملکیت رہا تو باہی بواب نے بعد کام سیر مستقیم جبر جسطورہ بولا تھی  
 جس کی صدی تری نے اس سے اس وقت ایس کی صدی رہا جس کے تری بھی  
 نواسہ عظیمین کا تو سوا پاکستان نولا میں تھی ہے اس کے بعد اس جیتہ کے  
 نولا کا معسدہ ۱۹۵۰ء میں بنا رہا جو کھتہ ہے خصوصاً حکم کر میں عیسیت کے  
 نولا میں سب سے عظیمی نولا جی و مدت مرکز کی صورت میں سلطان اسی  
 بھوئی تھی "کی" نولا سہ و مسال میں اس طرح عہدہ نولا مرکز میں ہوئے تھے  
 جو تقریباً سہ و مسال کی صورت میں تھے اور نولا دار اس طرح سہ و مسال کی  
 مسال میں تقسیم کی صورت میں ہوئی

سنہ ۱۹۵۱ء کی صدی و بتیہ گیارہ کی صدی کی بہت سے بہت زیادہ قوی ہو  
 ہوئے تھے "پیدا" تھی اس وقت بھی تھی تے پیرہ عدوت تھے  
 نولا کے کام "تھی سہ و مسال میں" نولا بہت سے عہدہ کے  
 اور قوی سے قوی صورت میں نولا دار کے ساتھ بہت سے نولا دار  
 و دار یا حال گا

پیرہ مدت سہ و مسال کی صورت میں جو سہ و مسال میں تھے  
 کہ اس میں ہوگی وہ کام ہاتھ نولا کے لئے ہوگی جس میں سلطان بھی بہت  
 کے سلطان زیادہ سے زیادہ نولا تھے تھے اس کے بعد اس خطہ کو  
 جیتہ تھے "تھی" نولا سہ و مسال میں تھے

۶۵ یا گسار نولا سہ و مسال میں تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
 صورت "تھی" نولا سہ و مسال میں تھے تھے تھے تھے تھے  
 بہت سے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے



تہا کہن کارو ایماں آسے وہاں ہا ہر جونی رہیا میں و جین و تقیم اور عوام آج بھی آپ کے  
 سلسلے میں و جس سے جو بے تھے دن دو کار ہونا رہتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں  
 حیدرآباد کی ڈائمنڈ پارٹی پاکستان حکومت کو کسب میں بیٹے دی گئی جس کے تقسیم  
 مشکل کے رمار میں کیا کیا ہمیں کیا ہر جس کی وجہ سے حکومت پر عاید ہو سکتی  
 کلکتہ سے دہلی منتقل کر دیا۔ دسمبر ۱۹۷۱ء میں تقسیم مشکل کو مسودہ کی بیٹے حد میں بیان  
 کی بیٹے آئی مگر حیدرآباد کے کارول میں بیٹے طرز کا ہی بیٹے ہیں ہے

رہا پاکستان کارول میں پاکستانی کر کے بیٹے اور جونی بھاری بھاری بیٹے  
 پر محمد اظہار پوری جس سے پاکستانی ماہر سے سپر جرح عمدہ ہو نہیں ہو سکتے ہر  
 پاکستانی علاقے ن صد و سنی صد پر واقع ہیں جن سے جس سے دہلی تو میں  
 بند و سنا میں داخل ہوئی ہی ہیں اور آج بھی ہمیں سے یوں و چین و قریب  
 حضرت و سنی اس لئے ن صد و کا عطف اس سے ہے ہر جس کی نی ہی امرت  
 جو در ہل ہنگیوں انوار کا کھل و رکابی اسلام آباد بیٹے امور میں جس کے بھارت  
 سے نئی شہر سے بڑی ہوس میں رو رہا ام و رہا میں پاکستانی ہر سے  
 بھاری عہد کا پوری ایسے صیغہ کہ ہوں۔ کیسے ٹھاس لیا یا عہد میں جس کے  
 یہاں کا وہ سترقی علاقہ جس میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور سنی طبقہ مشکل کا  
 وہ سحری علاقہ میں میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں کیا یہاں جو۔ جملہ جمعیت و قاریوں  
 کے کہ۔ ڈیٹس کا تمام بارگاہ ہندوستان۔ ہنگا۔ یہ ہر دی تعلقات سناؤں  
 پالیسی کے بھاری بیٹے موجود رہے میں محمودی میں ہیں ان کے بوجھ کا  
 تھا، بھی پاکستان کے کہ ہوں کے بیٹے یا جس ہوگا؟

۴۴ پاکستانی و دہلائی بن۔ ہر ہندوستان تقسیم ہو کہ ہدیت مر دہ ہدیت کا  
 ایک میں میگا کیونکہ دہلا تقسیم ہو جس قوت بن کر ہے ہر سے کی





جن کے درمیان مافی تمام حدود و متاثرہ بندہ کا بدو درملانیوں سے  
 دست بردار ہو گیا۔ اسی تک تو مزہ دیکھ لوں گے اس کی مخالفت  
 کی ہے نہیں اگر اس حکیم علیا گیا تو ہندوستان میں بھی بلقان سماج کا

جہاں ہی درجیوں کا غیر محترم ہندو شروع ہو جائیگا، وہ ہندو ہندو ۱۹۲۳ء  
 پر مبنی کرائیکل کا حصہ ماضی کا سمجھ لو۔ اس لئے اس وقت ہے

۔ ہندوستان کو ہندو ہندوستان و مسلم ہندوستان میں تقسیم کرنے کا

گوتھس کا بانی پونا کے لئے ہندوستان میں بھگت نامہ تاریخ

ہندوستان کی جو جو وہ نہیں ہے اس کی توجیہ اور مہا ہے۔ ماسکوں سے وہ ہندو

جو ایک کے تو ان کے حال و اس سے بیوں شریچوں اور باقی ماندے پیدا کی ہے

حس کے عمل میں بداد کو نہیں اور کیا تحریر ہے اور تقریب تقسیم ہندوستان کے

مستقبل کا پتہ دیتا ہے۔ ایسی حالت میں ہندوستان کی تقسیم تہائی ہندو

اور ساتھ ہے اور ہمیشہ کے لئے دولت اور خوشی کے دور کی کہ موجب ہے

بھلائی کے اور ہندوستان کے اس کے ساتھ ہے بالکل بالکل ممانت ہے

۱۹ پاکستانیوں کے مطالب جو نہیں ممکن اور بھی نہیں ہو سکتی ہیں وہ نصیحت

ی طاقتور ہیں نہیں ہیں۔ ہندی مہا ہندو کی یہ دیکھو کہ مقابلہ ہو سکیں

۔ یہ ہے ہندو کا مہا ہندو ہندوستان کے اور وہ اسی قوم ہے ہندو

کی کہیں اور کی یہ ہے ہندو کا ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو

سے کہ ہندو کی ہندو کی ہندو کی ہندو کی ہندو کی ہندو کی ہندو کی ہندو کی

جو سلطنت اور اگر ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو

تھی سلطنت کی ہندو تقسیم ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو

تو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو ہندو



دھرتی تلبے، اسے یہاں تقسیم و عین سل سل سیاسی پالیسی کو چھوڑنا ہی ہے  
 مسلسل خدشات سے نجات کر دیا ہے کہ اس عہدہ لیاقتاریکی ویسا میں صرف طاقتور  
 دورہ رہ سکتے ہیں کہ وہ پیا پیا کشتے کی حتی بر سر آئیں۔ یہوں زلمہ رہے گا  
 حتی نہیں رکھتے۔

۱۰۔ تقسیمہ شدہ شمالی و مشرقی علاقوں کی جوائنٹ سائبرینٹھ کے سے یا کم از کم ایسی مدت  
 وہ طرک سے اس تہہ علم نہیں بر ملا کوئی علاقائی کی حسرتی سے جیسا کہ  
 جو قائد اعظم کو ۲۰ سپتمبر ۱۹۴۷ء کو لکھنؤ کو بیو کر جیل میں کی اہمیت  
 پر یادگاری کے ساتھ بیلن دیتے ہوئے رٹنا دھرتی ہے

۱۱۔ اگر علاقائی سٹوٹ منٹ کے وہ تکرار کروں تو چھوٹے عرصہ  
 کے بعد تو میں ۱۰۰ سے زیادہ ۱۰۰ ہونا سہہ دینا ۱۰۰ موٹ ہو جائیں گے  
 ۱۲۔ سب ملک دو اہل نرسے اس میں اس سے در ہیں تب تک  
 برطانوی حکومت کا جتنی درجہ تہہ اور ضروری ہے اس سبب  
 جس تقریبی طور پر ملکہ مارا وی طور تو ۱۰۰ ہونا گے کٹا علی  
 ۱۳۔ صوبوں میں با سیاسی حکومتیں مسلم حکومتیں قائم ہوں

۱۴۔ عظیم آبادی والے صوبوں میں برطانوی حکومت کا جتنی درجہ تہہ اور ضروری ہے اس سبب  
 میں اور عرصہ تاریخ میں جتنی ہیں برطانوی سلطانوں سے سنا ہوا اسی ہوا  
 مارکی اولاد میں اس سے بہت لیگ سے تو اسے سہہ پہل ہے وہ بھی  
 اس کی ساری رہے علاحدہ کہ تہہ رہ سونگا رہے بیسے برطانوی سلطانوں کا  
 ۱۵۔ جو جو اس کے اور کے پسے آئی تہہ یہ کا سبب ہو سکتا کہ  
 برطانوی قوم سے ہمیشہ سہہ مسائل میں اسی کہیں تہہ کا سبب ہی ہے اور  
 ۱۶۔ اسی سبب یہ سب سے سہہ جہاں تہہ صرف صورت میں ہی ہے



میں ہزاروں کانڈرکٹ ہوسکتے ہیں مگر مسلمانوں کے حق میں جو ضروری  
 یا مسجد میں ان کے خاطر خواہہ حاصل ہوسکی کوئی نہ بیرونی کیونکہ  
 مرکز میں مسلم تعداد چالیس درخیز سیکڑوں اور ساتھ ہی صدیوں کی  
 نیاورہ محمد سلہ سرست سے ہم دکر ہے اور میں اور پچھا مذہبی کہ حاصل  
 اسلامی مشنہ کو سب سے نکر یہ ہی کر سکتی

ماضی سدرہ ما اجدت میں دلائل و اسلطہ کا اعادہ ہے جو دستہ پنا  
 دانشہ حیرت عمدا کا مولانا کبھی مسلم و غیر مسلم کے نام کے لئے میں نصیب یہاں ہے  
 نیلوی یا گوناہ۔ مٹی سے دو نصف جہالت کا انہیں پایا جا تا ہے یا کتبہ  
 پچھی بیا گیا سے کہ حیرت علم کے ہار مولانا میں جس غلط کار کر ہے وہ ہر اور کا  
 توارک کہ سفتا ہے، اور سب کا بھی موجود ہے۔ مسلمانوں کے حق میں جو انہوں  
 ضروری یا مسجد میں ان سے خاطر خواہہ حاصل ہوسکتی نہ بیرونی یا اللہ تبارک  
 معرفت ہی جو ایک مستقل دائرہ ہے جو اہم و ضروری ہے۔ دوسرے مسلمانوں  
 کے مفید اور ضروری امور کے ساتھ لوگ امرائے ہے؟ اسکے اہل راہہ انہیں کا  
 تھی لکہ محلہ ہوسکتا کہ مسلم و غیر مسلم سب کا جو کہ حیرت کے ہار مولانا اسکے  
 ہٹیں لکہ کس طرف مسلمان جو مسلمانوں کے ہم دکر اور رہیں گے؟

یہاں کیوں کہ اس ضمنی و حیرتی عقیدہ پر مبنی ہے تمام اہل علم مسلمانوں کی  
 مشنہ ہو جائیں گی جو کہ نعمت کھلا ہے ہم سے، یہ پوری روشنی اللہ ہی سے  
 اح اور اگر بالعموم ہو بھی جائے تو وہ صرف حق ہی ہونے صحت، اس کے اسکے  
 تصادم ہوسکتے ہیں جو ان کے لئے معرفت سب ہو لیکن جو مسلمانوں کے لئے  
 مفید ہیں ان کے لئے معرفت سب ہو۔ جو جبہ ہی حقوق کے شعور ہی ہر  
 کے سبھی نظروں کو ہر بہت نصیحت کے مفید سب ان میں تصادم نہیں ہوسکتی!





دو چوتھے حصے کے علاوہ میں صوبوں کی ذمہ داریوں میں مکمل آزادی تسلیم کی گئی ہے اور مرکز کو صرف وہی اختیار ملے گا جن کے لئے جس پر سب صوبے متفق ہو جائیں اور پھر یہ ہے کہ ختم شدہ صوبوں کے لئے یہ ہے جس سے یہ علاقے اسلامی مسائل کو مرکز میں حل کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور صوبوں کو اختیاراً خودیوں کو مرکز کو دینے کے مرکز کو تمام امور دستگیری امور دینے کے اور اگر بعض امور جو صوبوں کے علاوہ کے علاقوں کے تمام امور میں آئیں گے تو یہ کی حکیم سے اس کا پورا پورا اٹھنا ہو جائے گا ہاں مآستانی بار مولانا جو مکمل بیورو سے ملتی ہے وہ جو ایک سو چھ ہالینٹ پر چھ ماہ قبل شدہ منقوہ ملک کی بجائے ریور میں طرز تصویریت کے علاقوں کے علاقوں میں اور دستوراً طور میں برسر کار لایا گیا تھا جس سے اس کا سبب میں غیر پتہ اور عمومی مسلم الشریعہ و شریعت کی نسبت سے یا کسی تعداد میں مکمل ہیں پھر ۲۰۰۰ روپے تقریباً تو اس کا سبب حاصل ہیں نہیں ہیں ہے۔

### قیام کے مسائل میں چھ ماہ

اس کے علاوہ تمام امور کا نظریہ اور عوامی شعور کے اثر میں تمام صوبوں میں مسلم۔ صرف علاقہ میں پورا جانے کا اور ساری جہت اور عیسائیوں کا دوسری غیر مسلم یا عقوبت کے ساتھ سماجوں کے خلاف متفق ہو جائے۔ اٹھنا۔ آج سے۔ تو اس کے لئے اس کا جو سبب اور اس کے بعد ہی صحیح طور پر دیکھیں یا اسے خود ہی سنا ہے۔

پھر اس کے بعد وہ مشہور ہے کہ اس کے بعد جبکہ عنوان کے تحت آکر کہا گیا ہے جو تمام امور پر اس وقت میں کیا جاتا ہے جب پاکستان کے عہدہ کو اس کے دلائل کی دیوار شکستہ ہوئی پھر ہی ہے اور وہ ایک۔



جنھوں کے رسوائے عالم اللہ میں کے صحابہ و پرلمت اور اہل حق

فخری کے دستخط کے کیوں کیلئے بیانیہ تھی ۱۰

اس کی نشوونما اور سبب کار و فائز کی نہیں تھی کہ انھیں کے بارے میں اس  
 زمانہ کی فہرہ و مشرعیوں کے بیانیہ کا خلاصہ ہم نے پیش کرتے ہیں، اس لئے کہ وہ  
 ہمدعا کی پسند مسلمانوں اور ان کے ہم جہل انگریزوں کے مخالفین میں یہ حکومت  
 کے لئے ہے۔ یہ ظاہر ہے اس کے مخالف ہیں کیوں کہ جو مسک  
 پاپسی اور حکومت ملی اس کے خلاف کیا ضروری تھی ہے

انگریزوں کے لئے اس کو مشغول کا سامنا کرنا ہے، اگرچہ اس میں  
 تائید کرنے میں ہر حال بددست کی تھی، اسی وجہ سے اسے ہمدعا جو کہ  
 ہیں اور انھیں سہہ دیا گیا ہے۔ ان کی تائید سے نہ دیا گیا علیٰ اسلم کے صحت مخالف  
 میں جس کی وجہ سے اس میں اتنی بڑی فتنہ کو ہمدعا میں ہمدعا کے لئے  
 ہمدعا ہے۔ اس سے اس کی تائید سے نہ دیا گیا اور وہ صحت کے لئے  
 ہمدعا کے لئے ہیں۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 جس کا اثر جو ہے، حکم جو ہے، حکم کے لئے ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے

مگر یہ نہیں ہے۔ اس میں اتنی بڑی فتنہ کو ہمدعا میں ہمدعا کے لئے  
 ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے  
 ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے۔ ہمدعا کے لئے ہمدعا ہے

آبادہ سے بگولہ ہیں چاہے مگر مائیکرو کی چیکٹولی اس کے خصلات پر  
 مجبور کیسی ہے اور کس سے دیکھا ہے کہ بھی خلات کیا صورت اختیار کرتے  
 ہیں اور ملک کی دی درنگرتے کے ستمیشاہ قنداری خواہش میں جو اندھنی  
 کشکتس جاری ہے اس کا بھوکہ کہا جاتا ہے، مسلمانوں میں عموماً سیاسی بیداری  
 نہیں ہے وہ حقائق سے نا آشنا ہیں اس لئے وہ مواضع کے متوالوں کے  
 دہمزدوں کا نسا ہیں اگر کا مگر یہی جسد و عام طور پر پیدا ہو گیا ہے  
 اس سے وہ سمجھتا ہے کہ تقسیم ہندوستان کی صورت میں ہندوستان ایک  
 ایسا سنگم برقی ملک نہیں ہو سکتا جو پورے میں ترقی یافتہوں کا تعلق ہو سکے  
 اور اسے مسودہ مواضع سے گھوڑا رہے۔ یہ اس صورت میں آئیں، کیا ہیں  
 بھوکہ کر رہے ہیں، اسے حسب ضرورت ملے، حریک ترقی کرے گا اس کو  
 موقعہ ہرگز نہ مل سکے گا بیرونی تجارت اور شکایہ دربارتوں اور  
 بنا رہے گا۔ در اس کی ترقی صرف نام کی ترقی ہوگی حقیقی ہرگز نہ ہوگی  
 مگر مسلمانوں جو تہ عام طور پر بید نہیں ہیں اس سے اس شخصیت  
 کے سمجھنے سے کساہریں درجوز غنیمتوں بیدروں کے فی سعادت  
 کا تہکا میں

بہت ہی ہندو کو اس اضطراب میں ڈالنے والا حقیقتاً حوا کا بہت ہی  
 ہے مگر وہ بیخ میں کسی کو صاحب کار بتلانے میں وہ بیخ اولیگ کے  
 حوا سے تادم بہت وہاں بھوکے میں نظر ہے جو کھڈ بہت و سناں کے  
 نے جب حوا کوئی بولی ہوئی کسٹم چوستی ہے، وہ کسٹم کسٹم کی  
 ہی ایک ہے مذہب بیخ حوا کا کراہنے میں حوا سے کیا اور میں ہیں  
 خود مسلمانوں کا بیخ بھی ملتا ہے اس سے وہ پاکستان کی صورت





ہذا میں میں تو قلوب کہ یہ وہ یہ ہے یا کہ ہم یہاں کے لئے تیار ہیں مگر قسم نہ کہہ تی  
 گی کہ کاہنہ اللہ یہاں جو کچھ کہی گیا ہے وہ حرف کربلا کم و کا سب سے پہلے ہے  
 ماسہ کی تمام ہے جو کہ نہیں ہیں نہ عیب کے ساتھ نہ گریں میں صداقت ہو  
 ہر گز مولانا عثمانی کی طرح سادہ ہیں اور کتنے دور کوئی دور آگے سے سو گئے  
 الف جو عرب کا حرف ہے اور یہ ہے کہ گھنٹوں میں گھنٹہ ری اور نکالے  
 کی صدا ہے جیسا کہ وہ گھنٹوں میں جیسا ہے

ف عرب کا حرف ہے اور یہ ہے کہ وہ علامت اور سب سے پہلے ہے  
 گھنٹوں کے درمیان اور مولانا عثمانی کے درمیان ہوتی ہے کے بعد الفا صاحب  
 لہذا

لیکن گھنٹوں کا معنی دور ہے ہی سب سے پہلے کہہ سکتے ہیں تو ہے یا گیا  
 وح خود تیار ہے کہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج جہاں گھنٹوں کی ہر توجیہ ہے  
 سب کلام میں خود ہے، جہاں گھنٹوں سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہے اور وقت مضبوط  
 ہیں چوتھے

یہ ہے عرب کا حرف ہے اور یہ ہے کہ وہ علامت اور سب سے پہلے ہے  
 خود مرد و خیر اور اصل نصیحتوں و کلام کے ہی طرح مضبوط رہنے کا ہی قرینہ ہے۔  
 جس کو سب سے پہلے کہہ سکتے ہیں تو اسی صورت میں کہ علامت عثمانی سادہ اسلامی  
 کے علامت ہے تو کھانے کا مادہ ہے جو میں گئے کہ نکالے اللہ دینا کا منصوبہ تھا سمجھو  
 گھنٹوں میں نامی کے ہیں مطابق ہے اور جو اس ہونے میں جھوٹا ہے اس پر حد کی ہوتی  
 جو کہ یہی سادہ کا علامت ہے۔

گھنٹوں عثمانی نکالے اللہ دینا کی ان درجہ جہاں کے وجود جو کم ہے اس سے پہلے  
 اس وقت رام کیا ہے اس پر سادہ کے سے آمادہ ہیں و سہاقتہ ہم اس میں گھنٹوں کو قلوب



ظاہر سہارنپور کے مہرے اجلاس میں کر چکے ہیں (اگرچہ مولانا سہارنپور سے ہی نہیں کر سکتے  
 کہ صاحبہ کی زمین خریدیے اور سٹیوں میں جو کہ مولانا کے پاس آجیسی میں اور ہا سے  
 پاس خدا کے فضل سے وہ بھی ہیں۔ سہارنپور کے اجلاس میں ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں مگر  
 اس کے بعد سے آج تک میں یہ نہیں بیچا یا اگر مولانا اب تک سہارنپور کے سے تیار ہیں یا  
 نہیں ایک جہاں تک مسلم جو ادوی ہے کہ مولانا اب ہی تقررہ میں سہارنپور کا تذکرہ  
 ہیں لڑا سے

خلاصہ یہ عرض ہو جا رہے اور مقاصد مسنونہ کو پورا کر کے نئے حروف  
 کے لیے میرا یہ دستہ ساک امیر کا کتاب کیا جا رہا ہے جو کہ ہل علم و تقویٰ کیسے تو درگناہ  
 سموی مسلمان سے بھی جمید ہیں

کیا اسلامی حلقے بلکہ عام افکار و نظریات سے یہ ضروری نہیں تھا کہ اگر مسلمان  
 اللہ کے رحمت و فضل سے نصیب ہو رہے ہیں اور مولانا صاحب کو جو کہ مولانا  
 عثمان کے مشاگرد و پیروی میں ہیں دکھلا دیا، لکن انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ جب  
 تک تمام ممالک کے اختلاف ہو جاتے ہیں وقت تک تاریخ نہ چرنا کیونکہ مثل مشہور  
 ہے کہ "تاریخ کو بچا نہیں ہے" لیکن اس میں اگر آپ صاحب کو داخل کر لیں تو  
 خالی دیکھیں کہ اس میں جو کچھ سب سے فطرت و کج صورتیت سے دور گدب فراق  
 سے کلمہ علی بن ابی طالب اور اس میں تمام امور، مسدود یعنی نئے مولانا عثمان کے  
 اسے دکھائی دے رہا ہے۔

اس کے بعد صفحہ کے آخر میں علامہ عثمانی کا طرز میں گروہ میں سے ہے

کے متعلق لکھا گیا ہے، اتفاقاً حسب ریل ہیں

اس کے بعد صفحہ میں مبدی طرف سے ایک گروہ میں لکھا گیا ہے

تقریب کر ڈی کی مسلم اقلیت پیدا ہو رہی ہے۔ اسلیٰ حق ملت کا یہ استقامت  
 پر گام اظہار عثمانی سے سردی اگر ان کے لئے معاہدات ہوں گے۔ ایسے معاہدات  
 کے ماتحت مسلم اقلیت ان کے یہاں درجہ اولیت ہمارے یہاں نہ رہے گی  
 اور چرچ ایک کا ذکر ہے کہ اس کے لئے رہا رہے گی۔ اگر کھٹے ہندوستان میں  
 دس روٹہ مسلمانوں کی معاہدت کس طرح ہوگی

تعمیر سے کہ معاہدے اور ایک طرف ہر کان سے مسلم مسلمان کا مظاہرہ کیا جاتا ہے  
 اور دوسری طرف سے ہے۔ روٹہ مسلمانوں کے لئے ان کی مسکن کی بنیاد ہے ان  
 میں ایشیائی پنجاب

اس کے بعد علیحدہ ہو جو مسکن پر انہماک کا صورت میں کیا گیا اور ہندوستان  
 طلبہ کی حالت سے بڑی ترقی ان کے روٹہ سے یا سیموں کو کاروبار سے لے کر کہ اس  
 صورت سے انصاف نہ بنایا گیا ہے۔ یہ سب امور بہت ہی اہمیت ہیں اور اچھے ہی  
 رہتے ہیں ان کی کوئی خاص چیز نہیں ہے۔ ہم باہر رہنا کو مولانا سے صفائی کے رہنا۔  
 ایک سوانح کے بعد میں ان کی طرف سے سوجھ بوجھ دیکھا کہ جس میں میرے  
 موضوع سے اس صورت پر عمل کے وقت کو توں مشااجا ہوا ہے۔ یہ سب دیکھی  
 ہے

اس لئے ہم کو اس وقت تاہم ظلم کے میں ۔ کو باوجود لائی صورت ہی میں  
 ہوتی ہے جو اس وقت میں دیکھا کہ ان کی میں علم کے خلاف نکلتا ہے اور  
 جس قسم سے کہ مل کا صورت میں ہوتا ہے۔

۱۳۲۱ء ۲۰ ستمبر

میرے دوستوں سے انہیں میں بحث میں آتا لیکن میرے حیرت کے  
 سلی کی ہر سلی میں ہوتا ہے کہ وہ ہر کی آدمی ہیں ماویٰ یا یا

















تھی بھاری تعداد مسلم لیگس میں داخل ہو جائے گی اور پھر ہم علوم کے وسیع سے جو  
محدود صورت مسلمانوں کے سے ہوگی باآسانی برسرِ کار لائیں گے۔

یہ تدریج سولہ لاکھ کی شخص گورنمنٹ جیوان اور عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ تین چار لاکھ  
ہیں اگر وہ سولہ لاکھ بھی نہ رہے جسے ہمیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مولانا تو بھی جیانی  
دوبہا میں سپورڈر رہے ہیں۔ مگر ہم نے عمل جلد جہد کی کرنی ہے اور بکری تہہ یہ  
کر لیا ہے۔

ادامانگ سے جو طہر لیبیب      لای قدا اکتہ و داقب  
صمد اردو صمد الاحد اکتا      دلہ اردو ینہم الانف ق  
ہمار بکریہ یہ ہے کہ یہ مرد لگن ہے اور اس کی کوئی صورت ہی نہ ہو  
اس لئے کہ۔

لف۔ یہ وہاں ہو سکتا ہے جہاں نظام جمہوری واقع ہو اور جہاں بچہ  
سے درتوہ بچ ہو جو وہاں رہیں جمہوریت صرف دکھلائے اور کھلائے سکے  
سو راہ کے عہدہ اور گنیز شپ کے عہدوں مست جوہ۔ وہاں یہ صورت ناممکن  
امکن سنو یہ ہستی سے جہاں ہی لیبیب لیبیب کی ہی ہے وہ جہاں کسی نے اس  
کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہو اس کی کھائی بڑی۔

یہاں اور کہا تھا "لیگ" کراہل میں جن لوگوں کو اقتدار حاصل ہے وہ  
سب کے سب حساب نامہ اہل کی مدد سفارشات کا نشانہ رہتے ہیں اور ہم جس کسی  
سے کسی جس کیسے بڑی کوئی کاروبار اصلاح کا رویہ عمل گیا۔ اس کے ساتھ کیا  
عمل کیا گیا اس کی یہ سہ کے اور تہہ سے پر بھیہ اور ان کے ساتھ سے لیبیب  
حاصل ہے۔ یہ سہ سہہ جس صدیقی ذمہ عہد العظیم صاحب عہدہ  
مولانا عبدعلی خان صاحب عہدہ، مولانا صاحب مولوی کے ساتھ اور بچہ

لا ہے۔ من حرب العجوب صحت به القذامة

اگر یہ صورت مولانا کے روایت میں ہے تو جو کہ مقصد خدا سے ملنے  
مولانا کو لازم ہے کہ وہ وہ تمام علماء اسلام میں کے مولانا سے ہیں سب ہی کو  
کلام کو انجام دے دیں۔ ان کے حوالہ سے دیکھو کہ خدا نے انہیں از پیش حاصل  
کر ہی۔

۵۵۔ حکم جودہ بیگ سے پروردگار۔ راجہ راجہ جودہ جانتوں اور  
مذکورہ حالات حسب یہیں طریق کار۔ فکر و عمل میں خطاب ہے تو کس طرح  
مجلس ہے کہ سب کے سب مولانا کے اس وقت کے سلف میں رہیں ہی داخل  
ہو جائیں۔

یہ سلسلہ عملی طور سے صحیح طریق کار۔ سب کے سب میں اور علوم جنوں  
کے نام اچھا ہے۔ سے اور خدا۔ سے حضرت صبح چوں اور نوح و صورت  
ماں کا رہتا ہے کہ جسے اس وقت تک کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
۵۰۔ سب سے کس طرح سے مل سکتے ہیں۔ وہ اس کے حصول کے لئے کہ طریق کار چوں  
میں اگر سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
کو سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
میں اگر حضرت مولانا ایک کا سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
کی طرف سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
کیوں کہ سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں

سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
میں اگر حضرت مولانا ایک کا سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
کی طرف سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں  
کیوں کہ سب سے اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں کہ وہ اس میں

# مختصر فہرست کتب اشتیاق بلکہ پو دیو پند

- ۱۔ سیدان میاست کے ہر ایک ہیر کیسے اس سیاہی کتابوں کا مطالعہ مستحق ہے۔
- ۲۔ متحدہ قومیت اور اسلام - یہ مجاہد ملت وحدت بولانا، جتنا تم صاحب ہو گئے
- ۳۔ کی ایک طیف منہ جس میں خاص کے نثر و محرمات کا دل سکس خوب و
- ۴۔ گیتے عہد سولہ، جس میں جو صاحب مدد کے ۵۔ تو یہ - بے جوتے ہیں پورا
- ۵۔ مسٹر خاں کا یہ امر از حد ۱۰ اس کا اصل مقصد حضرت مدد و طرز سبالی سے
- ۶۔ آپ نے دعا ختم میں سلیک کے پڑھنے کیوں غلط ہے بہت -
- ۷۔ علم نیک کیا ہے - محمد صاحب سولہ، مہینہ ساری قیمت ۲۰
- ۸۔ سلیک کی نہ سوشل س -
- ۹۔ پاکستان -
- ۱۰۔ ۲۰۰۰ -
- ۱۱۔ سہ ختلی - نیک
- ۱۲۔ کا ہندوستان -
- ۱۳۔ حضرت مسیح و یسوع علیہ السلام میں پورا ۱۰۶ -
- ۱۴۔ ۱۰۰ -
- ۱۵۔ ۱۰۰ -
- ۱۶۔ ۱۰۰ -
- ۱۷۔ ۱۰۰ -
- ۱۸۔ ۱۰۰ -
- ۱۹۔ ۱۰۰ -
- ۲۰۔ ۱۰۰ -
- ۲۱۔ ۱۰۰ -
- ۲۲۔ ۱۰۰ -
- ۲۳۔ ۱۰۰ -
- ۲۴۔ ۱۰۰ -
- ۲۵۔ ۱۰۰ -
- ۲۶۔ ۱۰۰ -
- ۲۷۔ ۱۰۰ -
- ۲۸۔ ۱۰۰ -
- ۲۹۔ ۱۰۰ -
- ۳۰۔ ۱۰۰ -



برایک مسلمان کا فرض ہے

جمیہ علم ہندی امداد فرمائے

امداد کا بہترین طریقہ ہے

جمیہ علم ہندی

جمیہ کی مطبوعات سے کا پتہ ہے

اشتیاق بکڈ پوڈیو بند۔ یو۔ پی

پیش لفظ



از حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاری  
تاظم علی حدیثہ میں اسبند

ایک تہذیبی تبدیلی کے لیے جو سماج میں پھرتی ہے، لانا شہیر ہونا چاہیے۔  
 عدالت میں بھی عام طور پر عدالت میں عدالت کے سامنے آئے۔ یہ عدالتوں کے  
 کی وجہ سے مختلف امور پر پیش کرتی ہیں۔ مات میں کا سال 1967ء کی سیمینار  
 کی طرف اشارہ کیا۔

یہی بات ہے کہ عدالتوں کو لانا کے لیے لانا، اس کی وجہ سے اس میں  
 کر رہے ہیں۔ یہ وہی ہے جو عدالتوں کے لیے ہے۔  
 اس کے ساتھ ساتھ عدالتوں کی عدالتوں کی عدالتوں کی  
 عدالتوں کو عدالتوں کے لیے ہے۔  
 کچھ ایسے ہی ہیں جو عدالتوں کے لیے ہے۔  
 وہی عدالتوں کے لیے ہے۔  
 عدالتوں کے لیے ہے۔  
 عدالتوں کے لیے ہے۔

حالات کے میں عدالتوں کے لیے ہے۔  
 عدالتوں کے لیے ہے۔





ایک کو دوسرے سے لڑ کر دیا ہے اور غلط کار اس سے فائدہ اٹھانے کی  
 سعی بیخ میں مصروف ہیں کیوں نہ باہم مل کر اور شکوہ شکایت کو سن کر رنج  
 شکوک گر دیا جائے اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب کی موجودہ روش پر کھلے  
 دل سے کیوں نہ تبادلہ خیالات کر لیا جائے اور یہ بتلایا جائے کہ ان کی اس  
 روش سے کیا کیا دینی سفر میں پہنچ جانے والی ہیں۔

ان کا برسنے بخوشی اس کو منظور کر لیا اور میں نے مسرت کے ساتھ  
 بذریعہ خط حضرت مولانا کو مطلع کر دیا۔

چنانچہ اس حاضری کے وقت قافلے اسی ٹنگ میں گشتگو ہوئی اور اول  
 سے آخر تک یہی پہلو گشت و شنید کا محور بنا رہا اور اس ذیل میں اسی انداز  
 سے پاکستان پر اور دوسری سیاسی باتوں پر گشتگو ہوتی رہی۔ مناظر اور روش  
 سے اور کامی واسطہ نہ تھا اور نہ حضرت مولانا ہی کی جانب سے یہ طرز اختیاراً  
 کیا گیا تھا۔

چنانچہ پاکستان ہی کے مسئلہ پر گشتگو فرماتے ہوئے حضرت مولانا نے مجھ سے  
 مخاطب ہو کر فرمایا: "مجھ کو تمہاری تمام باتیں تو بخونہا نہیں رہیں لیکن  
 جو کچھ زمین میں خنونا ہے اس کے متعلق یہ کہتا ہوں"

غرض اس گشتگو میں ہر دو جانب سے یہ بات تو الفاظ کی صراحت میں بھی  
 اور گشتگو کے وقت جانین کے طرز عمل میں بھی طے شدہ اور طے تھی کہ گشتگو ایک  
 تعلقات اور ہم مسلک ہونے اور ایک جماعت کے ارکان ہونے کی وجہ سے بھی  
 ہے اور مل میٹر کر یہ سوچنے کے لئے ہے کہ اس باہمی تعریف سے کس قدر دینی فائدہ

ہیں اور اس نے اس کو کس طرح سنایا جلتے۔

یہی اور تھی کہ شام کو دوسری ملاقات کے وقت جبکہ میں اور مولانا حمید اللہ صاحب ہی تھے حضرت مولانا نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ صبح کی گفتگو کا اثر حضرت مولانا حسین احمد صاحب پر کیا پڑا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ خوش ہیں کہ اس طرح کی گفتگو سے ایک دوسرے کے قریب ہو کر جلد غلط فہمیاں دور ہو سکتی ہیں۔ یہ سن کر حضرت مولانا نے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اور میرے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اذکار فرمایا کہ ”بھائی سیری یہ بہا دلی تو ہاشمی اور ہے کہ اس طرح ہم ملتے جلتے رہیں تاکہ ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہونے کی صورت نکل سکے۔ مجھے بھی اس سے بہت مسرت ہوئی جتنی کہ تم لوگوں کے چلے جانے کے بعد میرے پاس سیری جماعت کے بعض افراد نے اور انھوں نے یہ کہا کہ۔۔۔ حضرت آپ تہاتے۔ آپ نے ہمیں کیوں نہ بلایا کہ ہم ان سے گفتگو کرتے۔۔۔ تو میں نے ان سے کہا۔۔۔ بھائی کوئی مناظرہ تعابیر کوئی جنگ تھی کہ تم کو بلا تا۔ یہ گفتگو تو باہمی روابط کی بنا پر تھی جو خوش اسلوبی کے ساتھ آپ میں ہوئی۔ اس قسم کی ملاقاتیں آپ کے بلائے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔“

انہیں حاصل کا حاصل یہ ہے کہ یہ اتنی ہی بات تھی جسے انہیں انکار دیا

اس وقت تک نہ حضرت مولانا شفیق احمد صاحب سے نام نہاد جمعیت علماء اسلام کی وحدت قبول فرمائی تھی اور نہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے بحیثیت صدر جمعیت علماء ہند گفتگو میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے اسکو ”مکالمۃ الصدورین“ کہنا ہی غلط ہے اور اپنے انکار و خیالات کی گویا نشانی اور دوسرے کے انکار و خیالات

کی غلط ترجمانی یا قدم قدم پر اس کے سکوت اور لاجوابیہ ہو جانے کی داستان کہ انہی  
 اور کذب بیانی بھی مستأثر افتراء ہے اور مجھے تو یقین کامل ہے کہ مکالمۃ الصدیقین  
 کے نام سے یہ جو کچھ پروپیگنڈہ کیا گیا خود حضرت مولانا کے دل و دماغ کا نتیجہ نہیں  
 ہے۔ بلکہ متعدد لوگوں تک حضرت مولانا کی مرضی پر اثر انداز ہو کر ان ماسٹیج  
 نشینوں کے امراد کا ثمر ہے جو جماعت کے اندر طویل عرصہ سے ہر قسم کے معاملات  
 میں فساد ذات الہیین کی قیادت کر رہے ہیں اور جن میں سے بعض کے  
 متعلق جو کہ اس رسالہ کی اشاعت کے دو چار ہیں حضرت مولانا ایک  
 دوسری تحریک کے مسلح میں اسی خیال کا اظہار فرماتے رہے ہیں۔ نیز یاد رکھ  
 میں آج کر رہا ہوں۔ بہر حال مکالمۃ الصدیقین منعقد شہرہ پڑایا اور اس سے  
 جو مقصد تھا ایگ نے الیکشن کے نام میں اس کو پورا کیا اور حقیقت آسمانی کی طرح  
 اس کو خوب خراب اچھالا۔ تاہم جمعیت علماء ہند کے ارکان کے صبر و ضبط سے  
 کام لیا اور نہیں ہاؤ کہ اس جانب سے اس کی ترویج کی جائے اور اصل و  
 حقیقت کا کشف کر کے کذب بیانی کا بول کھولا جائے کہ اس سے حیلہ جوڑنے  
 کو ہیں اور علماء کے حکمت لاف زنی کا سر قع ملتا ہے مگر انہوں نے یہ ہے  
 کہ اس سکوت سے نا جائز فائدہ اٹھایا گیا اور صبر و ضبط کو لاجوابیہ ہونے کو  
 تعبیر کیا گیا اور طرفہ جاری یہ کہ اس رو میں لیگ کے سینئر اسٹیجیہ اہل علم  
 بھی یہ گئے اور اگر "مکالمۃ الصدیقین" کے کسی ایک فصل اور روایت  
 کی بھی اس لئے ترویج کی گئی کہ وہ مستأثر بہتان سے اور فساد ذات الہیین  
 کا سر قع تو دوسری جانب صبر و ضبط کے عقداں کا یہ حال ہو کہ اس کی ترویج

لازمی اور ضروری سمجھی گئی نتیجہ یہ نکلا کہ جمعیت علماء کے مخلصین و پھر وہ اور غیر مابعداً  
 حضرات سے اصرار شیخ کیا کہ اس حد پر پہنچ کر سکوت مناسب نہیں ہے اور حرمین  
 ہے کہ گفتگو کی اصل حقیقت کو بھی واضح کیا جائے اور ساتھ ہی مکالمۃ الصدورین  
 کے زیر بحث مسائل پر بھی روشنی ڈالی جائے۔ اسلئے یہ مجبوراً قرینگی کے سامنے ہے  
 اس میں دونوں ہی پہلو پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ ————— باہمی گفتگو  
 کی اصل حقیقت کا جستہ جستہ اظہار بھی ————— اور مکالمۃ  
 الصدورین میں کئے گئے پر و پختہ سے کا جواب بھی۔

تاہم طبیعت تکلیف اور سنج محسوس کر رہی ہے کہ کاش مکالمۃ الصدورین  
 کے نام سے یہ کذب بیانی سامنے نہ آتی۔ تاکہ اس کے جواب کے لئے قلم اٹاتا  
 نہ پڑتا۔

محکمہ حفظ الرحمن